

مکتوبات شریف

فقیر العصر حضرت قاضی احمد دہلوی نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ

مُرتبہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد



ادارۃ معارفِ مجدد الف ثانی کراچی اسلامی جمہوریہ
پاکستان

۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۷ء

فقیر العصر حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ تقریباً ۱۱۱۷ھ / ۱۷۰۵ء میں موضع ٹلٹی (ضلع دادو، سندھ) میں پیدا ہوئے، اسم گرامی احمد تھا، والد ماجد کا اسم شریف محمد صدیق تھا جیسا کہ خود اپنی تصنیف شوق نامہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

لابعدنی کوید بندہ جاں پرانندہ مستقر لی رحمۃ ربہ العطار احمد بن

محمد صدیق السدی^۱

ابتدائی تعلیم موضع لکی (ضلع دادو، سندھ) کی مشہور درسگاہ میں فاضل اساتذہ سے حاصل کی، آپ کے اساتذہ میں علم جلیل مخدوم عبدالواحد سیوستانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں، فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت قاضی احمد اسی درسگاہ میں مدرس ہو گئے اور ایک عرصہ طالبان علم کو فیضیاب فرمایا۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ حضرت ثلہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ سے استفادہ کیا تھا^۲۔

موضع لکی میں قیام کے بعد حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ دہم (سندھ) تشریف لے آئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد ترک سکونت کر کے موضع کنڈی بھن (سندھ) کے قریب قصبہ میل (سندھ) میں مستقل سکونت اختیار کی۔ اس قصبے کو آپ نے خود آباد کیا، اسی لئے بعد میں اس کا نام قاضی احمد (ضلع نواب شاہ، سندھ) ہو گیا۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے ترک سکونت کا ذکر اپنے مکتوبات شریف میں اس طرح کیا ہے:-

کو تف رو تداد ایں جا بدیں نمط کہ از قریہ مسکن احقر سوائے
 خانہ وڈیرہ خیراٹھ۔ وڈیرہ عزت خاں اٹھ ہمہ مردم اٹھ کو چیدہ رفتہ
 در مکان میل (موضوع کنڈی بھن) خانہائے خود راست کردہ
 نشستہ اند و عزم ایں دعا گوئے ہم ہمیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ در ہمیں
 انتقال نموده در موضع مذکور سکونت نماید^۳

ایک اور مکتوب میں فرماتے ہیں:-

فروار روز شنبہ تا یک شنبہ ازیں جا کو چیدہ خواہد شد، لا جرم در
 اوقات مرجو الاجابت در در گاہ ایزد متعال مسئلت نمائید کہ حق
 تعالیٰ اس موضع، میل مسکن مبارک گرداند۔^۴

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ اپنے دور کے جلیل القدر عالم و عارف تھے، حضرت
 سید امام علی شاہ مکان شریفی^۵ اپنے شیخ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ^۶ کے حوالے سے
 سلسلہ عالیہ قادریہ کے شیخ کامل حضرت محمد علی و ستار علیہ الرحمہ سے حضرت قاضی
 احمد علیہ الرحمہ کی ملاقات کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:-

قدوة الاولیاء و الصدیقین، حجتہ الاتقیاء و المحبوبین حضرت حاجی
 احمد قدس سرہ یک بار احرام زیارت حرین شریفین زاد ہما اللہ
 شرفا و تعظیما بستہ بودند، در اثناء راہ مقصد زیارت زبدۂ مشائخ

کبار حضرت محمد علی صاحب دستار قدس سرہ کہ اذاعظم شیوخ
 قادریہ بودند؛ کردند، و حال آن بود کہ شیخ موصوف ز چند سال از
 زویہ خود پیروں نمی آمدند، محض بنور ولایت قدوم شریف،
 ایشان را دریافت کردہ باستقبال شتافتند و باعزاز و اکرام در منزل
 خود برده تو بہات برگماشتہ^۷

اللہ اکبر عارف کامل حضرت محمد علی دستار علیہ الرحمہ کئی سال سے گوشتہ نشین
 تھے اور باہر نہ آتے تھے، لیکن حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی پاشنی نورانیت اور
 کمالات کو چشم باطن سے ملاحظہ فرما کر فوراً باہر تشریف لائے، گر عجوبہ کے ساتھ خوش
 آمدید کہا اور پھر جو دینا تھا دیا۔۔۔۔۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ اپنے دور کے امام اعظم ثانی تھے، ان کے سوانح
 نگاروں نے امام اعظم ثانی لکھا ہے چنانچہ دلیل الذاکرین میں لکھا ہے۔
 سندھ کے اس دور کے ایک متبحر عالم قاضی احمد کہ جن کو ان کے
 علم و فضل کی وجہ سے امام اعظم ثانی کہا جاتا تھا۔^۸

وہ حکومت وقت کی طرف سے عہدہ قضا پر بھی مامور تھے،^۹ اس لئے ان کو
 ”قاضی“ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے شیخ طریقت حضرت خواجہ محمد زماں شاہ علیہ

الرحمہ (لوارنی شریف، سندھ) کی رفعت و عظمت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر گرہ سنجانی
حضرت قاضی احمد کی فضیلت علمی کا ضمن اس طرح حوالہ دیتے ہیں۔

اسی زمانے کے زبردست عالم اور فاضل سید محمد اور قاضی احمد
(علیہا الرحمہ) بار بار کہتے تھے کہ اتنے علم و دانش کے ہوتے
ہوئے بھی ہم اپنے آپ کو آپ کے سامنے اس بچے کی طرح
سمجھتے ہیں جو ابھی ابھی مکتب میں داخل ہوا ہو ۱۰

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ زیارت حرمین شریفین اور حج سے مشرف ہوئے۔
آپ کے صاحب زادے حضرت مولانا محمد صالح علیہ الرحمہ اور حضرت سید امام علی
شاہ مکان شریفی علیہا الرحمہ کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ زیارت حرمین
طیبین اور حج بیت اللہ شریف سے سرفراز ہوتے۔۔۔ مولانا محمد صالح شوق نامہ کے
دیباچے میں فرماتے ہیں۔

وہ اشعار راہ حرمین انشرفین زاد ہما اشد شرفاً و تعظیماً کہ از کثرت
الاجذبات محبت و فرط اشتاق و اذواق ایں سفر کہ پائے پیادہ
اختیار نمودہ ۱۱

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ
کے خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے حوالے سے یہی تحریر فرمایا ہے۔ ۱۲

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ (۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء) سے بیعت تھے اور آپ ہی سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ مکتوبات شریف کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مولانا محمد امین علیہ الرحمہ نے اس سلسلے میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی مدد فرمائی چنانچہ مولانا نے موصوف کے نام ایک مکتوب میں آپ تحریر فرماتے ہیں:-

فقیر از سر تا پاتے مر ہونہ منت شماست۔۔۔ فی الجملہ وسیلہ
و عہد مطلوب حقیقی بودید، وسیلہ محبوب از ہمہ چیز، چہ نفس،
چہ مال، چہ اولاد محبوب تربید داشت، پس گویا شما ہم یک وسیلہ
وصول با بودید۔

اگر ہر موئے من گردد زبانی
دو رانم بہر یک داستانے ۱۴

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا محمد امین علیہ الرحمہ کا تعلق صوبہ پنجاب سے تھا چنانچہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے اپنے خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے ذریعہ ان کو ایک پیغام بھیجایا اور تحریر فرمایا:-

و دیگر آن چہ لائق اطہارۃ بود بسادت و صفوت مرتبت، حقائق و
معارف آگاہ میاں حسین شاہ قہمانیدہ شد، انشاء اللہ تعالیٰ شام

در آں وقت تاثیر توجہ کاملہ ایشان در دیوار و سقف مرتقی می
شد اما از کمال سحت مشربی حضرت حاجی احمد آں ہمہ القا بمنزلہ
قطرہ نسبت بحیض می نمود تاکہ دادند آں چہ دادند و بارشاد ایں،
طریقہ (قادریہ) نواختند۔ ۱۸

حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ اسی مکتوب میں فرماتے ہیں کہ شیخ جن
خاندان میں بیعت ہو خلیفہ کو چاہیے کہ اسی خاندان کو فروغ دے خواہ اس کو دوسرے
خاندان میں اجازت ہو۔ چنانچہ استدلالاً حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا ذکر کرتے
ہوئے فرماتے ہیں۔

و باوجود ایں ہمہ سند کہ حضرت حاجی احمد بارشاد ایں طریقہ
(قادریہ) مجاز شدہ بود گاہے بترویج طریقہ علیہ قادریہ لب نمی
کشود۔ ۱۹

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے برگزیدہ
خلیفہ تھے جن کا روحانی فیض دور و نزدیک پھیلے۔۔۔ بلونچ خاں نے فردوس العارفین
میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے پیر بھائی حافظ ہدایت اللہ علیہ الرحمہ (جو چالیس
برس تک خواجہ محمد زماں شاہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہے) کے حوالے سے حضرت
خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے ممتاز خلفاء کے حالات بیان کئے ہیں، ان میں ان خلفاء

کے نام ملتے ہیں۔

- ۱۔ شیخ عبدالرحیم گروڑی علیہ الرحمہ
- ۲۔ خواجہ حاجی ابوطالب اکہامانی علیہ الرحمہ
- ۳۔ حاجی صالح سکر ندی الکہراتی علیہ الرحمہ
- ۴۔ خواجہ سیف اللہ حاجی ہدایت اللہ علیہ الرحمہ
- ۵۔ شیخ حاجی طاہر علیہ الرحمہ
- ۶۔ خواجہ مومن مست علیہ الرحمہ
- ۷۔ شیخ الیاس علیہ الرحمہ
- ۸۔ شیخ محمد عینی علیہ الرحمہ
- ۹۔ شیخ محمود مست علیہ الرحمہ
- ۱۰۔ حافظ سچید نہ علیہ الرحمہ۔ ۲۰

تعجب ہے کہ بلوچ خاں نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا ذکر نہیں کیا، ممکن ہے کہ شیخ کے زمانہ حیات میں حضرت قاضی احمد اتنے مشہور معروف نہ ہوں اور شہرت و مقبولیت بعد میں حاصل ہوئی ہو۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا فیض دور و نزدیک پھیلا۔ آپ کے خلفاء میں حضرت شاہ حسین مکان شریفی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء) نہایت ہی

جلیل القدر خلیفہ تھے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت موصوف کے خلفاء کی تعداد ۳۰۰ سے متجاوز تھی۔۔۔ حضرت شاہ حسین تقریباً ۱۲۰۹ھ / ۱۷۹۴ء میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے اور ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء تک مستفیض ہوتے رہے پھر اجازت و خلافت سے نوازا گیا۔ سنہ مذکور ہی میں زیارت حرین و شریفین اور حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ تقریباً ۱۲۲۰ھ / ۱۸۰۵ء میں آپ نے سلسلہ بیعت و ارشاد کا آغاز فرمایا^{۲۱}۔۔۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی حیات ظاہری میں برابر حاضر ہوتے رہے چنانچہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔^{۲۲}

حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے خلفاء میں حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) نہایت ہی عظیم المرتبت خلیفہ تھے۔ اور اس عہد کے فاضل جلیل اور عارف کامل تھے۔ آپ کے ذریعہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا سلسلہ ہندوستان اور پاکستان میں خوب پھولا پھلا۔ مندرجہ ذیل علماء و مشائخ اسی دریائے معرفت کے فیض یافتہ تھے۔۔۔ یہ فقیر اس سلسلہ عالیہ سے وابستہ ہے۔

۱۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ

۲۔ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ^{۲۳}

- ۳۔ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ ۲۴
- ۴۔ حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمہ (خلف اکبر حضرت سید امام علی شاہ) ۲۵
- ۵۔ حضرت مفتی محمد مسعود شاہ علیہ الرحمہ (جد امجد حضرت مفتی محمد مظہر اللہ شاہ علیہ الرحمہ) ۲۶
- ۶۔ بابا امیر الدین علیہ الرحمہ ۲۷
- ۷۔ حضرت مولانا رکن الدین شاہ علیہ الرحمہ ۳۰
- ۸۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمہ ۲۸
- ۹۔ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ ۲۹
- ۱۰۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری علیہ الرحمہ
- ۱۱۔ حضرت مفتی محمد محمود صاحب الوری علیہ الرحمہ
- ۱۲۔ صاحب زادہ میاں محمد جمیل احمد شرقپوری
- ۱۳۔ علامہ مفتی محمد مظفر احمد علیہ الرحمہ
- ۱۴۔ علامہ مفتی محمد مشرف احمد علیہ الرحمہ
- ۱۵۔ حافظ قاری محمد احمد علیہ الرحمہ
- ۱۶۔ صاحب زادہ مفتی ابوالخیر محمد زبیر

۱۷۔ حکیم قاضی مشتاق احمد حیدری مدظلہ العالی

۱۸۔ ابوالبرور محمد مسرور احمد وغیرہ وغیرہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی اور ۱۶ ذیقعدہ

۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کو موضع قاضی احمد (ضلع نواب شاہ سندھ) میں آپ کا وصال

ہوا۔ محمد امین نقشبندی نے یہ قطعہ تاریخ وفات لکھا ہے۔

جنید وقت خود مخدوم مرحوم

بجنت رفت رب اغفرہ و ارحم

رحمہ در علم طریقت پیشا بود

مذہب و تاریخ و صلح "پیر اعظم" ۲۱

۱۲۲۳ھ

دوسرے مادہ ہائے تاریخ یہ ہیں۔

۱۔ شاہ شمس جہاں بود سلیہ فرودین

۲۔ نقد جائت رسل و بنا بالحق

ہر سال ۱۵ اور ۱۶ ذیقعدہ کو موضع قاضی احمد میں آپ کا عرس شریف ہوتا ہے

اور دور و نزدیک سے مریدین و معتقدین شریک ہوتے ہیں۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی اولاد کے بارے میں تفصیلات معلوم نہ ہو

سکین البتہ مکتوبات شریف اور شوق نامہ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے ایک صاحب زادے تھے جن کا نام محمد صالح تھا۔ اور عالم و عارف تھے۔ ان کے علاوہ آپ کے ہاں ایک صاحب زادی بھی تھیں۔ دوسرے عزیز واقارب کے نام بھی مکتوبات شریف میں ملتے ہیں ممکن ہے ان میں بھی بعض فرزندان حقیقی اور فرزندان نسبتی ہوں۔ بہر کیف مولانا محمد صالح کے بارے میں حتمی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ وہ آپ کے فرزند ارجمند تھے۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ ایک مکتوب گرامی میں پیر محمد، حیو علیہ الرحمہ کو مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ کی شادی کی دعوت دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

شادی بر خوردار محمد صالح بتاریخ پست و ہفتم شہر حال شبہ

شنبہ مقرر است۔ امید کہ مہربانی کردہ بتاریخ مذکور مع قبائل

آمدہ شریک شادی شوند و فقرائے آں جاں را کہ وابستگان ایں

دعا گو است ہمراہ آرند۔ ۳۲

مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصنیف شوق

نامہ کا دیباچہ لکھا ہے۔ اس میں فرماتے ہیں:-

ایں فقیر قلیل البضاعۃ اعنی فقیر محمد صالح کہ در صورت فرزند حضرت ایٹاں، حیو

(قاضی احمد) است و در حقیقت غلام غلاماں۔ ۳۳

ایک مکتوب گرامی سے صاحبِ زادی کی ولادت کا پتا چلتا ہے۔

جان من ! در خانہ احقر در ماہ شوال عاجزہ یعنی صبیہ زائیدہ است ۲۴

مکتوبات شریف کے مطالعہ سے ان عزیزوں کے نام بھی معلوم ہوتے ہیں۔

(۱) میاں عبدالسار (مکتوب نمبر ۲۰)

(۲) میاں عبدالکلیم (مکتوب نمبر ۲۸)

(۳) امام الدین (مکتوب نمبر ۳۲)

(۴) محمد علی وغیرہ وغیرہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصانیف میں سر دست مکتوبات شریف اور شوقِ نامہ کا علم ہو سکا لیکن قیاس یہی کہتا ہے کہ آپ کی اور تصانیف بھی ہوں گی کیوں کہ آپ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم و عارف تھے اور معلم و مدرس بھی۔۔۔۔

مکتوبات شریف کا قلمی نسخہ موجودہ سجاد نشین حضرت پیر فیض محمد صاحب مدظلہ کے پاس محفوظ تھا۔ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ کے پر پوتے حضرت مولانا منظور احمد مکان شریفی علیہ الرحمہ جب خاتقاہ قاضی احمد میں حاضر ہوئے تو حضرت سجادہ صاحب موصوف سے یہ نسخہ اپنے ہمراہ پنجاب (ساہیوال) لے گئے جہاں آپ مقیم تھے۔ کچھ عرصے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور اس قلمی نسخے کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ حسن اتفاق حضرت سجادہ صاحب نے اس نسخے کی نقل کراچی

تھی۔ یہ نقل مولوی فضل اللہ نے ۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء کو مکمل فرمائی۔۔۔

۳ مارچ ۱۹۷۸ء کو راقم حضرت سجادہ صاحب سے ملاقات اور زیارتِ روضہ شریف کے لئے قاضی احمد حاضر ہوا۔ حضرت سجادہ صاحب نے ازراہ عنایت و کرم یہ نقل مرحمت فرمائی جس سے استفادہ کر کے یہ مقالہ مرتب کیا گیا اس نقل شدہ نسخے میں بعض مقامات پر الفاظ محسوس ہوتی ہیں لیکن چوں کہ مکتوبات کا کوئی دوسرا صحیح نسخہ نہ مل سکا اس لئے تصحیح نہ کی جاسکی۔ اس نقل شدہ نسخے کے ساتھ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصنیف شوق نامہ بھی ہے جو لکھنؤ و نیشی ہے اور موضوع تصوف ہے۔ شوق نامہ دورانِ حج جہناتِ شوق و محبت میں قلم بند کیا گیا ہے اس لئے غایت ہی اثر انگیز ہے۔ حضرت قاضی احمد کے صاحب زادے مولوی محمد صالح نے بعض عبارات کی تشریح کی ہے۔ جہاں کہیں اس قسم کا تشریحی و توضیحی اضافہ ہے وہاں "اقول" لکھ کر حق سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

مکتوبات شریف میں سنن کا اہتمام نہیں رکھا گیا۔ لیکن ایسے شواہد موجود ہیں جن سے ايمانہ ہوتا ہے کہ یہ مکتوبات حضرت خواجہ محمد زانا علیہ الرحمہ کے وصال (۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء) کے بعد لکھے گئے ہیں۔ حضرت قاضی احمد کا وصال ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء میں ہوا۔ اس طرح مکتوبات شریف ۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء اور ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کے درمیان لکھے گئے ہیں۔

مکتوبات شریف کے مکتوب الیہم کئی حضرات ہیں جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:-

(۱) مولوی محمد امین (مکتوب نمبر ۲۷۱)

(۲) پیر محمد جیو ۳۵ (مکتوب نمبر ۲۷۱، ۲۷۶ اور ۳۷ کے علاوہ تمام مکتوبات انہیں

کے نام ہیں)

(۳) فیض محمد جیو (مکتوب نمبر ۸)

(۴) ملا محمد احسن و ملا محمد عارف (مکتوب نمبر ۱)

(۵) وڈیرہ شاہ محمد (مکتوب نمبر ۳۷)

(۶) میاں مسٹل (مکتوب نمبر ۳۶)

مکتوبات شریف کے مطالعہ سے اس عہد کے علماء و صوفیہ اور شرفاء و رؤساء

کے نام بھی معلوم ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل نام مکتوبات شریف میں آتے ہیں:-

(۱) حضرت ایشاں جیو (۲) مولوی محمد یار (۳) نصیر کرگچ (۴) شیخ عبدالرحیم

مگریہ (۵) میاں صدر الدین (۶) وڈیرہ خیراٹھ (۷) وڈیرہ عزت خاں اٹھ (۸) ملا محمد

احسن (۹) ملا محمد عارف (۱۰) سید میر محمد بقا شاہ (۱۱) میاں مسٹل (۱۲) شہاب

الدین (۱۳) فیض محمد (۱۴) میاں جیل (۱۵) وڈیرہ محمد حیات (۱۶) وڈیرہ شاہ

محمد (۱۷) میاں عبدالجلیل (۱۸) میاں نظر علی (۱۹) میاں سید علی اکبر عارف

(۲۰) بہادر خاں (۲۱) سلطان (۲۲) حاجی مراد (۲۳) محمد ابو الحسن (۲۴) میاں

اب ہم حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف پیش کرتے ہیں جو اسرار و معارف کا خزانہ اور علم و حکمت کا گنجینہ ہیں۔

نوٹ:- یہ مقالہ سترہ سال قبل ۱۹۷۹ء میں قلم بند کیا گیا تھا، عدیم الفرستی کی وجہ سے بغیر کسی ترمیم و اضافے کے شائع کیا جا رہا ہے۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۸ / رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ

۱۸ / جنوری ۱۹۹۷ء

(کراچی - سندھ)

حواشی و حوالہ جات

- ۱- قاضی احمد: شوق نامہ مکتوبہ ۱۹۶۸ء، تلمی
- ۲- مولانا زید ابوالحسن فاروقی فاضل جامعہ ازہر (مصر) اس خیال کے مؤید ہیں۔ (بحوالہ مکتوب مفتی محمد مکرم احمد از دہلی محرر، ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء)
- نوٹ:- حضرت شاہ ولی اللہ کا وصال ۱۱۷۷ھ - ۱۶۶۳ء میں ہوا اور حضرت قاضی احمد کا ۱۲۲۵ھ - ۱۸۱۰ء میں، گویا استاد کا انتقال، شاگرد کے ۲۸ برس بعد ہوا۔ اس تفاوت زمانی کے پیش نظر حتمی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ حضرت شاہ صاحب، حضرت قاضی صاحب کے شاگرد تھے۔ مسعود

- ۳۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی) مکتوب نمبر ۶
- ۴۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۱۰
- ۵۔ حضرت امام علی رضی اللہ عنہ (۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۷ء تا ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) جلیل القدر عالم و عارف تھے، مزار مبارک مکان شریف (ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب، بھارت) میں واقع ہے۔ مسود
- ۶۔ حضرت شیخ حسین (۱۸۰ھ / ۱۷۶۶ء تا ۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء) حضرت قاضی احمد کے جلیل القدر خلیفہ تھے۔ مزار مبارک مکان شریف میں ہے۔ مسود
- ۷۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، مطبوعہ لاہور، ۱۹۴۰ء، مکتوب نمبر ۱
- ۸۔ اعجاز الحق قدوسی: تذکرہ صوفیائے سندھ، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۵ء، ص ۳۰۷
- ۹۔ محمد امین نقشبندی: ادبیائے نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۱ء، ص ۱۲۰
- ۱۰۔ ڈاکٹر مگر بھٹانی: ادبیار لواری شریف (مترجمہ عبدالکریم جان محمد تھپور)، ضلع گورداسپور، ۱۹۷۵ء
- ۱۱۔ قاضی احمد: شوقِ شریعت (قلمی) دیباچہ از مولانا محمد صالح
- ۱۲۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، مطبوعہ لاہور، ۱۹۴۰ء، مکتوب نمبر ۱، ص ۵
- ۱۳۔ تفصیلی روایت کے لئے مندرجہ ذیل مآخذ سے رجوع کریں۔
- (۱) نظر علی: مرغوب احباب (قلمی) مولدہ ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء
- (۲) بلوچ خان: فردوسی احوال فرین (قلمی) مولدہ ۱۲۰۱ھ، مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء
- (۳) عبدالجیم گوبڑی: ملفوظات حضرت خواجہ محمد زبیر (قلمی) مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء
- (۴) محمد بلال: ملفوظات حضرت خواجہ محمد زبیر (قلمی) مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء
- (۵) محمد سعید: مقال الضمائم و المناہجۃ للسیرۃ (مولدہ ۱۲۰۳ھ) مطبوعہ بمبئی ۱۲۱۲ھ / ۱۸۹۴ء
- (۶) اعجاز الحق قدوسی: تذکرہ صوفیائے سندھ، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۵ء
- ۱۴۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی) مکتوب نمبر ۱
- ۱۵۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۱
- ۱۶۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۱
- ۱۷۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف مکتوب نمبر ۲۲
- ۱۸۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، ص ۶۵

(ب) محمد محمود مفتی: مصباح السالكين فی احوال ركن الملة والدين، مطبوعہ دہلی ۱۹۳۶ء

۳۱۔ محمد امین نقشبندی: ادبیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۱ء، ص ۱۳۷

نوٹ:- درگاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین پیر فیض محمد صاحب نے ایک ملاقات میں سنہ وفات

۱۲۲۵ھ بیان فرمایا۔ واللہ اعلم۔ مسعود

۳۲۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی) مکتوب نمبر ۲۲

۳۳۔ قاضی احمد: شوق نامہ، (قلمی)

۳۴۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف، مکتوب نمبر ۳۲

نوٹ:- خلفاء میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں (۱) حضرت شاہ حسین (۲) سید میاں نور شاہ کنڈانی (۳) مخدوم

میاں عبدالوالی (۴) میاں عبدالکریم پگاردہ رحمہم اللہ (ادبیائے نقشبند، ص ۱۳۶)

۳۵۔ پیر محمد جیو، حضرت قاضی احمد یا ان کے مرشد حضرت محمد زماں شاہ کے خلیفہ معلوم ہوتے

ہیں، ایک مکتوب میں ان کو "زبدۃ الخلفاء" تحریر فرمایا ہے۔ مسعود



مکتوب ۱

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذی طول والصلوة والسلام علی رسولہ محمد المصطفیٰ وآلہ واصحابہ الکرام ذو
الفصل العظیم علی التخصیص والتعمیم فضائل و کمالات دستگاه، حقائق و معارف آگاه،
دقائق مرتبت و کوائف منزلت، جامع المعقول والمنقول، حاوی الفردع والاصول،
زبدۃ العارفین، قدوة الواصلین اعنی مولوی محمد امین ہموارہ از تلویحات و تعلقات ششی
ماسوی نجات یافتہ بکلیت خود مستوجب احدیت صرف باشند۔ بعد از تبلیغ مراسم مسنونہ
شوقیہ و تقدیم رواعل دعوات اجابت مقدرند کہ خلاصہ تحفہ فقرائے دعاگویان باللہ
است مشہود رائے فیض پیدائے می گرداند۔ مکرمت نامہ تملطف آموز کہ از ہر لفظش
رائحہ امید بمشاگتی جاں فائز گردانیدہ مرحمت فرمودہ در زمان اسعد آوان امجد کالوجی
من السماء۔ از تنق غیب بر منصہ ظہور جلوہ گر کردہ باعث خورمی و خورسندی گردیدہ،
مضمون آں ہمگی پیرایہ معلومیت پوشیدہ ابواب فرحت و نشاط، اسباب بہجت و انبساط
کشادہ و آمادہ ساخت، حق سبحانہ و تعالیٰ آں کان علم و علم را بایں چنین تو حجات یا
داوری ہا فقرائے دیر گاہ سلامت دارد بحرمتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ الامجاد۔

الحمد لله والمنته کہ خواص از یادگیری عوام فارغ نیستند و بہتر از پرورش کہتراں
خود را معاف نمی دارند، استفسار از حقیقت نہایت کارا کا برایں طریقہ علیہ نقشبندیہ

قد سنا اللہ تعالیٰ بفیوضات اسرار ہم و متعنا اللہ تعالیٰ بفیوضاتہم و کمالاتہم بصدقہ حبیبہ الف
الف صلوٰۃ والتسلیمات

نوشته بودند مخدوم، مکرما فقرائے نامراداں را چہ یا را کہ باسئال ایں، چہیں سخنان در
ناسفہ لب کشایم و میانشی را چہ قدرت کہ در رکاب شاہاں، پازند و پروانہ را چہ مجال
کہ با شمع براق دم زند و ما مجور اں راجز عجز و قصور معرفت و حرمان و خرابی احوال خود
چہ نصیب و نسبت اکابر مشائخ ایں طریقہ علیہ بس بلند و اعلیٰ است۔ از گنجائش تحریر
و تقریر برون، ملک مرکب عقل و فکر و مرغ و ہم و خیال و توہم ایں جالنگ و والہ و
حیران محض بجز حق سبحانہ و تعالیٰ برا و مطلع نہ درویشاں قدس سرہم خود بخود از روئے
آداب در نہایت خود عاجز اند، پس دیگر را چہ رسد کہ باں را ز افشا نماید؟ چرا کہ نسبت ایں
اکابر رضوان اللہ علیہم بیچون و بیچگونہ است، حضرت خواجہ امام ربانی مجدد الف ثانی
قدس سرہ نوشتہ ست کہ "نسبت ایں طریقہ علیہ در رنگ منتسب الیہ بیچون و بیچگونہ
است" انتہی۔۔۔ پس چوں از بیچگونہ چہ گوید؟ و ممکن از واجب تعالیٰ و تقدس چہ نویسند
لیکن بحسب اجابت ایشاں چوں فقیر از سر تا پایتے مرہونہ منت شما است چرا کہ بعضے
زماں حضرت قدوة الواصلین، زبدۃ العارفین الذی بعجز عن وصفہ اللسان ہادی طریق
اندراج النہایت فی الہدایت حضرت صاحبان مارا در وقت بعضے امراض معالجہ دوائی می
ساختند و ایشاں قدس سرہم ازاں مرض بفصل و عنایت خداوندی جل شانہ شفائے

کامل می یافتند۔ وراہ ماضعفا۔ ناقصان ہزاران بیرکت صحبت و توجہات بے غایات
ایشان از آلہ باطلہ آفاقی و انفسی نجات می یافتند و نفس خبیث ماکہ بخت و اتانیت
موصوف است و دراین از ابلیس گزشتہ بود مزکی و مطہری شد فی الجملہ وسیلہ وصول
مطلوب حقیقی بودید، وسیلہ محبوب از ہمہ چیز چہ نفس، چہ مال، چہ اولاد، محبوب تر
باید داشت پس گویا شما ہم یک وسیلہ وصول مابودند۔

اگر ہر مومنین من گردد زبانی
ز تو رانم بہر یک داستانے

تا چار از اشغال امر شما چارہ نبود لہذا بتام شرمندگی و انفعال بہ چند کلمات کہ در
حوصلہ آمد جرات نموده باید کہ بگوش ہوش استماع آن نماید و ہرگز سرسری ندانند واللہ
تعالی ہو الموفق و المعین و هو بحق الحق و یهدی السبیل و ینہق الباطنی و
الیہ سبیل الرشاد۔

مخدوم! نوشتہ بودند کہ "چند علامت بر نہایت" انتہی۔ نسبت ایں طریقہ علیہ می
نویسند ہر چند بر سہو و خطا رفتہ باشند، اصلاح فرمایند۔ و نوشتہ بودند کہ فی المکاتیب
المجربہ قدس سرہ "علامت شناختی متوسط و نہتی آنست کہ سالک را غیر از حق سبحانہ و
تعالی هیچ باتستہ نماندہ باشد" و فی المکاتیب المحصویہ قدس سرہ "سالک تا در بند
ارادت خود است، مرید خود است، و چون از ارادات و مرادات خود وارہد و بارادات او
تعالی قائم شود مقام شیخی را شاید انتہی۔ جان من! برائے ہر شے شیوہ دید علاحدہ است

و تحلی مقام خاص و آنچه ازین عبارات اول نوشته اند منشاء آن تحلی فعلی است، علامت آن فنا قلب است فقط لا غیر و صورت ولایت است حقیقت ولایت هنوز کارے دیگر است که مربوط بفناء و اطمینان نفس اماره است. فنا نفس کما ینبغي بتمامیت ولایت کبری است که ولایت انبیاء است علیهم الصلوٰۃ و التسلیمات. در ولایت صغری هر چند باطمینان می آید رسید لیکن بکلیت خود از طغیان و سرکشی باز نمی آید چنانچه صاحب این ولایت فرموده هر چند که مطمئن گردد و منشاء عبارت ثانی مقام رضا است و آنچه نوشته شده است که مقام شیخی را شاید تفصیل آن آنست که اگر مرشد مکمل حق مرید خود را استعداد یک دو درجه دید اجازه تعلیم طریقت فرماید جائزست بلکه در حق مرید مذکور احسن است که در تربیت طالبان بگرستی توجه و حلقه ترقی نموده بنقطه خایت رسد لیکن باید که خیال کمال خود نه کند و نقص خود را نصیب عین دارد تا در کارخانه او خلل نافتد من وجه کامل است و از وجه حالت خود ناقص است، فی الحقیقت کامل است، شیخی بسیار نازک تراست و پُر خطر و امر عظیم، طالب حق را باید که ازین امر جلیل پر خطر مانند از کما گریزاں باشند مگر از امثال مرشد مکمل و یا پیغمبر مصلی اللہ علیہ وسلم و یا خداست ما تبارک و تعالی چاره نبود و بغیر اجازت یکے از یهنا درین امر خطیر قدم نهادن خیانت و ممنوع است قال الله تعالى لا تخرج الخلق من الظلمات الى النور الا باذن الله ربه و این جا خواب و خیال معتبر نیست، کشف صحیح و الهام صریح در کار است و

طالبان و صادقان حق و اوصلاں مرتبہ نہایت محض برائے اشتال امر و خوف ضیاع حقوق خلق و عتاب حق تعالیٰ این امر جلیل اختیار می کنند، روزے حضرت صاحبان ما قدس سرہ می فرمودند کہ بارہائی خواہم کہ از ہمہ این و آن دست افشاں شدہ محض بخلوت خانہ خاص چند روز عمر بگزرانیم لیکن از خوف عتاب ایزدی جل سلطانہ کہ مبادا از اضیاع حقوق خلق وارد شود این امور اختیار نموده روز و شب در میان جماعت و مسجد می نشینیم انتہی۔

نوشته بودند کہ صاحب رشتات شیخ ابو طالب کی قدس سرہ فرمودند کہ جہد سے کن کہ ترا هیچ بات سے غیر حق بجلانہ و تعالیٰ نماید چون چنین شدی کار تو تمام شد " انتہی فی شرح مشکوٰۃ شریف للشیخ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اذا یتیقن العبدان الامر کلہ اللہ تعالیٰ ولا نفع ولا ضرر الا من اللہ ولا عطاء ولا منع الا من اللہ تعالیٰ و صبر علی بلائہ و شکر علی نعماتہ فصار من عمدۃ الاولیاء و زبدۃ الانقیاء انتہی۔۔۔ دیگر عبارت رسالہ حبل المتین للشیخ عبدالوہاب ہم بدیں مضمون نوشته بودند و باز عبارات رشتات نوشته بودند یکے آں کہ اگر بیان آنکس کہ لقمہ حلوا در دهن تو نہند و در آں کس سلی بر قفائے تو زند فرق کنی علامت تست انتہی۔۔۔ رشتہ ہر طالبیے را کہ از خواری دشنام مردم خوش بر نیاید ہرگز بوسے از مردانہ بخشیدہ و معافی بمشام جان او نرسیدہ۔ الخ۔۔۔ و علی ہذا القیاس عبارات را جمع نموده نوشته بودند۔ مہربان من ! این

همه شروط این راه اند چنانچه نسیان ماسوی و کسر نفس و غیره لیکن مرتبه نهایت این
 اکابر بن بلند و عالی است۔ از عبارات شیخ ابوطالب کمی و شیخ علی قاری و رشحات چه دریا
 بند۔ مسئلہ فقہیہ نیست کہ از ہدایہ و بزودی اخذ بکند، مسئلہ کشفی و ذوقی است کہ
 صدور بصورتی رسد و هیچیکے از ایشان قدس سرہم در انتہائے قلب سخن فرمودہ اند،
 منشاء آن جز تجلی فعلی نہ در وقت شیخ ابوطالب و غیرہ ما تقدم ولایت ظلی شیوع پیدا
 کردہ بود۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی در مکتوبات قدسی آیات خود نوشتہ اند "در
 وقت پیغمبر ما رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب بنور آنرور کائنات ولایت
 اصلی شائع بودہ و بعد از آن در وقت تابعین و تبع تابعین قلت و ندرت پیدا کردہ
 بعد از ایشان ولایت اصلی رو باستتار آورده و ولایت ظلی شیوع پیدا کردہ بعد از ہزار سال
 و چند روز باز بفصل و کرم او سجانہ و تعالی آن ولایت ظلی او باستتار آورده انشاء اللہ
 تعالی بعد از ہزار ولایت اصلی شائع و خائع خواهد گردید، و اولیاء کرام مشائخ آن زمان
 قائم مقام حضرت خاتم الرسل اند کہ بنور ہدایت ایشان عالم منور باشد، و باز نوشتہ اند
 کہ ہر چند اقل باشند لیکن اکمل باشند انتقی۔۔۔ لہذا شیخ از حقیقت ولایت سخن نزہ و
 شیخ علی قاری از علماء فحول بود و زبدۃ محققان بودہ و از جملہ ساکنان این را بودہ لیکن از
 نھایت این قدسنا اللہ تعالی سرہم انعزیز چه خبردار و چه فہم ہلک بسا است اگر می شنید
 انکار می نمود۔ و عبارت شیخ عبدالوہاب خوب و از بلند ہمتی است لیکن منشاء آن سکر

است و سکر سراسر نقص است، سکر علامت عدم طے مراتب وصول عروج است و
 سکر از خللیت خبر می دهد، سکریت که سبب آن جمیع صفات بشریست مستور ساخته و
 کمال گزشته از مرتبه سکر و رسیدن بصحواست النهایه، هی الرجوع الی البدایه یعنی
 بطل مراتب وصول و سکر و تلویینات باز رجوع بیدایت که مقام قلب و عالم خلق و
 صفات بشریت است، نمودن حضرت ایشان حیو قدس سره نقطه آخر را عبارت از
 عالم خلق فرموده اند و شرح رباعیات حضرت خواجه باقی بالله نوشته اند که قریب
 بزرگواران عبارت صفات بشریت ایشان است. بهر چه سائر مردم محتاج اند اینها نیز
 محتاج اند ولایت ایشان را از بشریت بر نمی آورد و غضب ایشان نیز در رنگ غضب
 سائر مردم است. هر گاه سید الانبیاء علیه افضل الصلوة و اکمل التحیات فرماید اغضب
 کما یغضب البشر باولیا چه رسد، هم چنین این بزرگواران در اکل و شرب و
 معاشرت باهل و عیال موانست بایشان با سائر الناس شریک اند، تعلقات شتی که از
 لوازم بشریت است از خاص و عام زائل نمی گردد و حضرت حق سبحانه و تعالی در شان
 انبیاء علیهم السلام می فرماید و ما جعلناهم جسد الا یا کلون الطعام و کفار ظاهرین
 می گفتند ما لهذا الرسول یا کل الطعام و یمشی فی الاسواق پس هر که نظر او بر
 صفات بشریت ایشان منصور گشت و فرق آن نه نموده از دولت کمالات ایشان محروم
 شد و خسران دنیا و آخرت نقد وقت او آمد و این بزرگواران بعد از فنا و بقا نسبت و فکر

ظہور نوبہ او سبحانہ کریمہ افمن کان میتا فاحییناہ و جعلنا لہ نوراً رزیت ازین
مقام از سکر، الخ انتہی۔

نوشته بودند فی المکاتیب المجددینہ قدس سرہ جلال را پیش از جمال انگارند و آیام را
زیادہ از انعام تصور فرمایند زیرا کہ در جمال و انعام مراد محبوب مثنوی بمراد خود است و
در جلال و آیام خاص مراد محبوب است و خلاف مراد خود است و چنان کہ در انعام
محبوب لذت می گیرد از ایلام نیز تلذذ می گیرد بلکہ در ایلام اولذت بیشتری یابد کہ از
شائبہ حظ نفس و مراد او مہر است انتہی آگاہ باد کہ ایں عبارت از بلند ہمتی و علو شان و
اصالت خبری دہد و منشاء آن ہم از اصالت است و نہایت مراتب وصول است، حضرت
ایشان جیو در جائے دیگر در مکاتیب قدسی آیات خود نوشته اند کہ مقام رضا ہر چند از
مرضی و سرور خبری دہد لیکن معاملہ اللہ اذکاری دیگر است و در رضا چنانہیں برابر اند۔

عشق آن شعلہ است کہ چوں بر فروخت

ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

انتہی، لیکن تاہم منشاء آن سکر است و اصلان نہایتہ النہایتہ البتہ از سکر بصحوی
گرایند حضرت ایشان جیو دیگر جائے می نویسند کہ در وسط حال و مقام سکر جانب ایلام
و از انعام محبوب می داشتیم بلکہ خواہان بلا و مصیبت بودیم۔ دعا۔ استعاذہ برائے اشتال امر
ادعونی میخواندم نہ از خوف مصیبت و بلائے دانستم کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

دعا و استعاذہ از نار برائے امتثال امر ادعویٰ می خوانند اند فقط۔ بعد ازاں چون بفصل و
 عنایت او سبحانہ و تعالیٰ بسجود آوردند و حق را از باطل جدا ساختند خوف ایراد بلا و مصیبت
 وارد شد و دعاء استعاذہ برائے دفع مصیبت کرده شد بلکه قبل در دو بلا خوف و حزن می
 خواندند نہ از امتثال امر فقط انتہی۔ این جا است کہ حضرت رسالت پناہ خاتم الرسل علیہ
 الفصل الصلوٰۃ و اکمل التحیۃ با چندین علو شاں دایم الفقر و متواصل الاحزان بودند و در
 احادیث مذکور است کہ اگر گاہے ابر باران و برف می آمد قبل آمدن او شاں محزون
 تمام سجده می شدند کہ آثار حزن برو مستولی می شدند و دعا برائے دفع شر می خواند
 ند و بعد از نزول ابر باران رحمت حمد خواں از رفع مصیبت مستفرح می شدند و از این
 جا است کہ می فرمودند از نزول و عید ہا کہ در سورہ عم و غیرہ است موتے ہاتے من سفید
 شدند پس دیگر سے راچہ رسد کہ غایت او و رائے این معاملہ باشد۔

نوشتہ بودند بسبب حزن و اندوہ کہ شبے در مراسلہ یک دیگر مراسلہ توجہ غائبانہ نوشتہ
 بود۔ جان من ! سہ بار بطرف شما توجہ نمودہ آمد احوال شما خوب و مستحسن و اوصاف حمیدہ
 بنظر آمدہ شکر آں بجائے آرند و امیدوار ترقی باشند و دیگر آں چہ لائق اظہار نہ بود
 بیاد ت صفوت مرتبت حقائق و معارف آگاہ میاں حسین شاہ فہمائیدہ شد انشاء اللہ
 تعالیٰ شمارا خواہد فہمائید۔

نوشتہ بودند کہ حضرت قبلہ پیر کامل مکمل مرحوم و معذور آمدہ شبے بایں بندہ

فرمودہ اند کہ نہایت شہما بمقام نہایت ایں جانب رسیدہ است۔ دیگر بار ہم آمدہ فرمودہ اند کہ نسبت ایں شخص تمام شدہ است انتہی۔ مخدوم صاحبان ماقدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس در ایں وقت مستثنی بودند و اصل نقطہ نہایت النہایتہ و تجلی ذات و وصل عریاں بودند و جامع کمالات غوثیت و قطبیت و فردیت و جہاں از نور ہدایت ایشان منور بودہ اگر در زمانے یکے از ہزاراں مثال ایشان بظہور پیوندند کبریت احمر است و در غرابت حکم عنقا دارد لیکن اگر مرید سے کمالات پیر مکمل برسد، جائز است لیکن چندیں واقع بظہور آمدہ و ازیں بشارات ہزاراں ہزار مبارک باد! و ایں بشارت از استعداد تمام شہا خبر می دہد لیکن مادام کہ از خواب بہ یقظہ نہ انجامد و از گوش باغوش نرسد تسکینے نباید کرد۔

اے برادر ! بے نہایت در گہے است

ہرچہ بروی می رسی، بردی ہامست

لیکن بہر باب متوجہ کار خود باشند۔ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نوشتہ اند کہ احوال و مواجید و قطبیت و غوثیت و امثال آن کہ در مقامات و دقائق واقع شود نزد ایں اکابر معتبر نیست۔ آں چہ در بیداری از احوال و مواجید روئے دہد از آن ایں کس است۔ قطب و غوث کسے است کہ در یقظہ بایں منصب سرفراز است اگر کسے خود در خواب خود را بادشاہ بنید، بادشاہ نمی شود تا در خارج بادشاہ نباشد۔

چوں غلام آفتابم همه ز آفتاب گویم

نه شبم نه شب پرستم که حدیث خواب گویم

ایں قدر است که واقع و منامات صالحه بشارت اند و مخبر از استعداد بسیار است که
ایں معنی استعدادے بظهور آید و بسا است که در معرض نیاید جانے باید کند که معامله از
قوت بفعل آید و از گوش باغوش رسد انتقی۔ استعداد فقر کارے بس بلند است محمد
رسول صلی اللہ علیہ وسلم با چندیں علو قدر و شان بلند و مرتبه محبوبیت خایت فقر را
نیافته ازیں جا است که دائم الفکر و متواصل الاحزان بودند و حضرت علاء الدین فرموده
یعنی الخ نمی دانی که شاه چوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نیافت فقر کل تورنج کم برو علی
الدوام در قطع مراتب خایت النہایت و انتقال از الطفیت بالطفیت دیگر و را بطن باطن
البطن والی ماشاء اللہ بودند و حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ چنین فرموده اند ہر چند
بیشتر سوز و عشق و درد بیشتر پس فکر و حزن او علیہ الصلوٰۃ والسلام از ہر کس افزوں تر باشد
ازیں بلندی و بے خایتی فکر باید دانست بس۔

عشق را ہے نیست کہ آں را منزلی پیدا شود

ایں نہ دریائے است کہ آں را ساحلے پیدا شود

ساحلہ باید چو مجنوں پاتے در دامن کشید

تاز دامن بیاباں محلے پیدا شود

دیوانگان ایں را بر جود و مویز مانند طفلان شاد نمی شوند و گوهر عمر شریف را بچند خردله خسیس نفروشد و بر احوال و مواجید و طهورات خود را از دست نمی دهند و تعطیل عمر را، رواندارند بلکه اشتغال بصفات و اسماء و شیونات و اعتبارات ذاتیت را داخل تعطیل می انگارند و نظر ثنای بر سر ادقات کبریائی ذات بخت است و از نسب و اعتبارات نفور می فرماید پس باید که از همه این و آن دست افشان شده محض بتجربہ بر آمده بقوت و استعداد تمام خود و جد و جهد و جولان تمام در ذات صرف تیز تر نگراں باشند و آن جاہم قرار نیا بند ان الله تعالى بحب معالی الهمم تیغ لا در قتل غیر حق براند، و از احوال باطنی خود هیچ نہ نوشته بودند، شایان چنان بود کہ اولاً احوالات خود را بنویسند و بطفیلی آن ہر چہ واقعات و منامات باشند و السلام علیکم و علی من اتبع الہدی کار من نیست کہ کے را بجدال رہ نہایم بخدائے متعال۔ ہر کہ پے دے پے من بشتابد آنچہ من یافتم او صمی یابد۔ اول ما آخر ہر منتفی، ز آخر ما جیب تمنا تہی۔

مکتوب ۲

بسم الله الرحمن الرحيم

مکتوب مرغوب تود و اخلاص اسلوب متضمنہ استفسار احوال باطنی خویش و حل شبہ مسئلہ وحدت وجود و بعضی واقعات مرسلہ آن ذات ستودہ صفات بصجابت مشفقہ

مکزی محمد یار در زمان اسعد و آوان امجد چہرہ وصول بشاشت شمول برافروختہ، کیفیت
 آں ہمگی پیرایہ معلومیت پوشیدہ موجب فرحت و انبساط و خورمی خاطر خاطر دور
 افتادگان گرویدہ حق سبحانہ و تعالیٰ ہا و شمارا بر اوج قرب خویش ترقیات بلا نہایات بخشاد
 بالنون والصاد۔

مخدوما! ایں فقیر در خود قابلیت آں نمی دید کہ شمع از خصائص و دقائق و حقائق
 محبوب حقیقی و بیچونی در معرض ظہور بر خامہ شکستہ و زبان جلوہ گر نماید لیکن طوعاً و کر
 ہا بحسب اجابت للمستول بہزار انفعال انکسار بچند حروف ناہموار تا معقول جرات
 نمودہ اگر پسند خاطر مبارک آید بارے از نظر بگزاینند اللہ الموفق والمستعين و علیہ
 توکلت والیہ انیب

یا جائی رہا کن شرمساری

ز صاف و درد پیش آر آنچہ داری

نوشته بودند کہ آں چہ اوصاف عاریتی کہ متعلق بخود می دہد گاہے در مراقبہ چنان
 می بیند کہ ایں ہمہ اوصاف از ایں جا کندید شدہ اند و ایں صفات را هیچ از خود نمی داند و
 آنچہ سمع و بصیر و کلیم است اوست سبحانہ و تعالیٰ۔

لکھا! انسان را چنان زندگانی می باید نمود کہ خود را از جمیع مقاصد ماسوی و
 منتہات کلیہ تہی و معر یا بد و اوصاف عاریتی بکلیہ ملحق و مقروض باصل او دارد ان اللہ

یامرکم ان تو دو الامانات الی اهلها مصداق ایں معنی است و در خود هیچ بوسے
خیرد کمال نیابد و بر عدم اصل خود کہ محض شرو نقص است علی الدوام واقف باشد
بلکہ نصب عین دارد و وجود و توابع وجود را چنان گم سازد کہ از ونہ نامے ماند نہ نشانی قال
المولوی

چوں بدانتی کہ ظل کیستی
فارغی گر مردی و گر زیستی

اما دوام حالت حضور نزد اکابر بشرط قوی است چنان چہ حضرت ایشان حیو قد
سنا للہ تعالی بسرہ الا قدس برنگاشته اند۔

"حضور ی کہ غیبت در قفائے آں باشد از حیر اعتبار ساقط است"

الحمد للہ کہ احوال شاہر طور یکہ است نیک و سنجیدہ است، حق سبحانہ و تعالی بنایت
مستثنی رساند بمنہ و کمال کر مہ۔

نوشته بودند "چوں کہ امانت را درست بصاحب امانت بسپرد و خود را خالی و عدم
محض یافت لاچار سمع و بصر و علم و غیرہ از اوصاف کمال حق داند و سمیع و بصیر و کلیم
اورا خواہد یافت و ایں اوصاف کمال در حق انسان پدید آید الخ"

و نوشته بودند کہ "دریں حالت مستکہ و ہدت و جودی غالب می آید اور از حدیث

شریف بی یسمع بی یبصر بی یبطش الخ نیز مستکہ و ہدت و جودی فہمدا نقتی"

جان من ! اوصاف کمال حق سبحانہ در مجالی ممکنات چہ ساں پدید آید اگر هست
 بطریق انعکاس و عاریت است، ممکن بے چارہ عدم محض است کہ سراسر شر و نقص
 است و ہر چہ خیر و کمال است راجع بحق است پس عدم صرف کہ اصلاً ہوتے خیر و کمال
 دروے راہ نیافتہ است آں را عین حق گفتن و صفات حق سبحانہ و تعالیٰ در او اثبات
 نمودن چنان چہ بعضے متأخران ممکن را عین واجب است گفتہ اند و صفات و افعال آں
 را عین صفات و افعال او تعالیٰ انگاشتہ اند، بغایت بعید است۔ یا رب ایستائند من این
 نیستم !

در مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ بمرہ
 الاقدس مرقوم است کہ !

کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی و تابعان و سے می فرمایند کہ اسماء و صفات
 واجبہ جل و علا عین ذات واجب اند تعالیٰ و تقدس و ہم چنین عین یک دیگر مثلاً علم و
 قدرت چنان چہ عین ذات اند تعالیٰ عین یک دیگر اند نیز پس در سن موطن هیچ اسم و
 رسم و تعدد و تکثر نباشد و تماز و تباہین پیدا کردہ اند اجمالاً و تفصیلاً، اگر تمیز اجمالی است
 معتبر بتعین اول است و اگر تفصیلی است تعین ثانی اول را وحدت می نامند اور آں را
 "حقیقت محمدیہ" می دانند دو تعین ثانی را واحدیت می نامند و حقائق سائر ممکنات می
 انگارند و این حقائق ممکنات را اعیان ثابۃ می دانند داین دو تعین علمی کہ وحدت و

واحدیت اند در مرتبه وجود اثبات می نمایند و می گویند که ایں اعیان بوسے از وجود نیافتہ
استمداد در خارج غیر از احدیت مجرہ هیچ موجودے نیست و ایں کثرت کہ در خارج می
نماید عکس آں اعیان ثابتہ است کہ در مرات ظاہر وجود کہ جزا و در خارج موجود نیست
معکس گشتہ است و وجود تخیلی پیدا کردہ انتہی

و وحدت وجود مذہب خود می گویند بلکہ ترقی ازاں ثابت نمی کنند و جائز ندارند و
اشعار رنگین الما۔ نموده

ہمسایہ ہمنشین و ہمراہ ہمہ اوست
در دل گدا و اطلس شہ ہمہ اوست
در انجمن فقر نہاں خانہ جمع
بالند ہمہ اوست ثم بالند ہمہ اوست

و باز مختار مذہب مکشوف خود نوشتہ اند، آں جا کہ می نویسند صفات ثنائیہ واجب
الوجود تعالی و تقدس نزد اہل حق شکر اللہ سعیمہم موجود اند ناچار در خارج از ذات
تعالی و تقدس متمیز باشند متمیزے کہ از قسم بیچونی و بیچگونگی بودہ همچنین ایں صفات از
یک دیگر متمیز اند متمیز بیچونی بلکہ متمیز بیچونی بلکہ متمیز بیچونہ در مرتبہ حضرت ذات
تعالی و تقدس نیز ثابت است لانه الوسع بالوسع المجهول کیفیۃ و متمیزے کہ
فرا خود ہم و ادراک ما باشد از آں جناب مسلوب است چہ تبہیف و تجزئی در آں جا

منصور نیست بالجمله آن چه از صفات و اعراض ممکن است از آن جناب قدس
 مسلوب است لیس کمثلہ شئی ولا فی الذات ولا فی الافعال باوجود این تمیز
 پیچونی و وسعت بے کیفیتی اسماء و صفات واجبہ جل سلطانہ در خانہ علم نیز تفصیل و
 تمیز پیدا کرده اند و منعکس گشته است، ہر اسم و صفت متمیزہ را مقابلیت در مرتبہ عدم
 و یقتضی کہ آن موطن مثلاً صفت علم را در مرتبہ عدم مقابلیت و یقتضی است کہ عدم
 علم باشد کہ معبر بہ جہل است و صفت و قدرت را عجز کہ عدم قدرت باشد علی هذا
 القیاس وابستہ عدمات متقابلہ نیز در علم واجبہ تعالی تفصیل و تمیز پیدا کرده اند و مرا
 یائے عدمات اسماء و صفات خود گشته اند و محالی ظہور عکوس آنہاں شدہ اند نزد فقیر آن
 عدمات بآں عکوس اسماء صفات حقائق ممکنات اندالی ان قال پس عالم عبارت از عدمات
 است کہ اسماء و صفات واجبہ در خانہ علم در آنہاں منعکس گشته و در خارج بایجاد حق
 سبحانہ و تعالی آن عدمات بآں عکوس بوجود ظلی موجود گشته پس در عالم خبث ذاتی پیدا
 شد و حرارت جبلی پیدا گردید و خیر و کمال عائد بجناب قدس اوست ما اصابک من
 حسنة فمن الله وما اصابک من سيئة فمن نفسك موبید این معرفت انتہی پس
 ازین تحقیق واضح باد کہ اوصاف حسنہ ہر چند کہ در انسان ظاہر اند ہمہ مستفاد و مستعار
 از مرتبہ وجود اند تعالی و تقدس کہ بطریق انعکاس و پرتو در محالی ممکنات ہویدا گشته پس
 این کمال را داخود خیال کردن و غویشتن را خیر و کمال دانستن و عدم جبلی خود کہ محض

مشروط نقص است و فراموش نمودن خیانت در امانت است ناچار این امانت بصاحب
 امانت سپردن و خود را خالی و عدم صرف دیدن لازم بلکه واجب و فرض عین آمده پس
 در این صورت هیچ کمال اوصاف در انسان معدوم الاصل پدید نیاید و شبه وحدت وجود
 پیدانه شد، وحدت وجود وقتی صادق آید که تعین ثانی را که آن را واحدیت می گویند
 حقائق ممکنات گوئیم و آن حقائق را اعیان ثابته انگاریم و دو تعین اعنی تعین واحدیت و
 احدیت را در مرتبه وجود ثابت نموده و در خارج غیر از احدیت مجرده موجود نه نماییم و این
 اعیان را بولے از وجود اثبات نکنیم و چون گوئیم که عدماست مقابله که در علم و احببى تعالى
 تفضیل و تمیز پیدا کرده اند و مرایایے اسماء و صفات خود گشته اند و آن عکوس حقائق
 ممکنات شده اند و بر تو عکس شے عین آن شے نگردد و این ممکنات که اعدام اند محض
 شرارت و نقااست دارند هیچ مناسبت بذات و صفات و افعال حق سبحانه و تعالى که محض
 خیر و کمال اند، ندارند و الله سبحانه و تعالى عن ذلک علوا کبیرا و الله سبحانه
 وراء الوراثم وراء الوراثم وراء الوراثم لا مانهاية له - باید که بطریق انصاف و
 تنزه طرفین را مطالعه نمایند امید که از خدشه خلاص شوند و آنچه از کلمات بی یسمع بی
 یبصر و امثال آن وارد شده اند مناسبت حال فنا اخص که مرتب بر فنا اتم و اکمل
 است دارد، رواست که عارفی را بعد از فنا و لحوق صفات باصل صفات کالیه از خود عطا
 فرمایند و متصف باوصاف الله نمایند چنانچه در مکاتیب غیر مرة وارد است - ازاں جا

اند کے پیش تو گفتم غم دل، تر سیدم
 کہ آزرده شوی ورنہ سخن بسیار است
 نوشته بودند کہ آں چہ گفتہ شد کہ گاہے مراقبہ چنان می بینند
 مستمر نیست از برائے آں کہ اگر در مراقبہ فوقیت دید در لطیفیت و
 باریکی نظر کردہ متوجہ باشند حالت مذکورہ هیچ بنظر نمی در آید کہ
 دید محض در ذات صرف پیچوں می باشند اگر در لطائف سینہ متوجہ
 می شود حالت مذکورہ عود می کند۔

مہربان من ! ایں حالت شما خود شاہد سنجیدگی احوال و قاطع شجاعت شماست زیرا
 کہ آں چہ نقص بترقی وحدت نظر خلل و زوال می پذیرد و بخلاف مرتبہ کمال نزد
 حضرات مشائخ ما ترقی از وحدت وجود کہ ناشی از مقام سکر و جمع است ثابت است
 بلکہ اگر غلبہ نماید ہم از ادب لب نتواند جنبانید و طالب ترقی باشد تا بمقام صحو و فرق بعد
 الجمع گراید و از کفر طریقت کہ عدم امتیاز بین الخالق و المخلوق است وہمہ رلیکے دیدن
 است رستہ باسلام حقیقی کہ امتیاز بین الخالق و المخلوق است و حق را حق دانستی و ممکن را
 ممکن دیدن است مشرف گردد۔

در مکتوب چہل و نهم حضرت ایشان حیو وارد است۔

اثینیتی کہ دون اتحاد است مقام عوام کلانعام است و این
 اثینیت کہ ہزاراں مزیت بر اتحاد دارد مقام انبیاء کرام است
 علیہم الصلوٰۃ والسلام چنانچہ صحوے کہ دون سکر است حال
 عوام و صحوے کہ بعد از سکر است مقام خواص بلکہ اخص
 خواص چنانچہ اسلام کہ پیش از کفر طریقت است اسلام عوام
 اہل اسلام است و اسلامے کہ بعد از کفر طریقت اسلام اخص
 الخواص انتہی۔

اما الحمد للہ احوال شاخود دفع علل شہاست و مبنی منظر نقص و کمال و بتوجہ بلطائف
 وجود ہلک سینہ خود۔ ایں فقیر گاہے شمارا امر نہ نموده و ز مشرب در مذہب حضرت
 صاحبان ہادی طریق اندراج النہایت فی البدایۃ میاں صاحب حیو قدس سرہ باندازہ فہم
 خود کہ قاصر است واقف تمام است سمجھیں نفرمودہ باشند باید کہ ایں نوع مراقبہ را
 موقوف نمایند و محض متوجہ الطغیت و پیچونی و بے غایتی باشند تا صرف بحیرت و جہل
 و بے درکی و نامانی گزینند۔ کار این است و غیر ایں ہمہ ہیچ۔ نوشتہ بودند کہ

شبے بسبب عدم ایماں او امر و عدم اجتناب منامی او تعالیٰ جل شانہ کمال ندانہ
 شرمساری رخنے می کرد و خود را لائق عذاب گوناگون می دید تا گاہ القاء شد اندہ
 کریم غفور رحیم انتہی

جان من ! دعای القاء بشارت اشاره بان است که محض خود را لائق عذاب و از رحمت ارحم الراحمین نا امید شدن نباید بود قال علیه الصلوة والسلام الایمان بین الخوف والرجا متقسم بشارت عظم است امیدوار باشند و آنچه در باب غازی پور متوجه اند و تحم شده اند که "خدا کیت کم تھیاجم" از بشارت است و آنچه در واقعہ خواب بسیار کسان بشمشیر کشته دیده اند امید که مثال آں نصیر خاں کرگچ بمعہ برادری و عیال و اطفال باشد و حق سبحانہ و تعالیٰ جمیع مسلمان و دوستان و ہمسایان شمارا ہمت پناہ نگاہ داشت و اللہ اعلم بالصواب۔ ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسر افنا فی امرنا و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین و السلا علیکم و علی من لدیکم۔

مکتوب ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال است یعنی سوال مرید از مرشد کہ "نمرده بدست زندہ است اگر دفن کندش فبھا والا گندہ می شود" و جواب است از مرشد کہ مردگان دو نوع اند یکے مردہ بموت صوری، احوال او معروف کہ موت او تعلق بہ تن دارد دوم مردہ بموت معنوی کہ عبارت از اطمینان نفس است از مرادات چوں کہ رایہاری ارادہ حق تعالیٰ کہ سودائے سخت است می شود۔ قریبان قرب در گاہ اورا گاہ بیگاہ عیادت می کنند و گویند لا باس طھورا یعنی آں بیماری موت پاک کننده دل است از خواطر کہ خلق متخیلہ

عبارت از آنست۔

آتش عشق از نہ سوزد نیستانی و ہم۔ غیر

زمین دل بروید سبزہ گلزار یار

وچوں سکرات می شود کہ عبارت از سکر و غلبات عشق است قریبان مذکور تعلقین

کلمہ شهادت می کنند و مادام کہ دم از ہستی می زند و تحرک اختیاری می کند قریبان

دست تصرف بر او نہ نهند و گویند کہ هنوز رمقے است اگر چہ او می گوید زود۔

رمقے پیش نہ مانده است ز بیمار غمت

قدے رنجہ کن اسے دوست کہ درمی گزرو !

با تو می گفتم کہ عشقت ناگھاں خواہم

گشت از غم آنے آن غم است

پس ازیں باور نبوت از مرا

گرہمی گفتم کہ کارم درہم است

وقت آن آمد کہ رحم آید ترا

بر دلم چو در بینم ایں وم است

وچوں از دار و گیر آرزو حالت خاموش شد و ہیتے موہوم را فراموش کرد آواز غیبی

و صد اے لاریبی بشنود کہ یا یتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة

مرصیہ۔۔۔۔۔ فرد۔

یا یا کہ مرا آرزوئے تست آخر
نشاط من بہ تماشائے روتے تست آخر
پس اور جواب بہ تعلقین قریباں گوید انا لله وانا الیه راجعون۔
نیا در دم از خانہ چیزے نخست
تو داری ہر چیز من، چیز تست
و چون ملک الموت اور اسیب بھشت نماید کہ عبارت از غمغبتہ پر تو جمال است،
روح بطریق آسان می دہد۔

اگر خواہی بشیرین مرگ مردن
ز دوست باید زھر خور دن
پس قریبان بدست تصرف جا محالتے زندگی کہ عبارت از افعال بد و عبادت
ریاستے است از دور سازند و آب کوثر کہ عبارت از محبت ذاتی است اور از لوث دنیا
وارادت اخیری بشویند۔

سوال = محبت ذاتی را آب کوثر چرا گفت؟

جواب = محبت افعالی و صفائی کہ است چوں آں صفت و آں فعل کہ بسبب آں
عاشق شدہ بود، مبدل باضداد می شود، در بنیاد محبت او فتورے می افتد و محبت ذاتی را

تغیر و تبدل نیست و ہر چہ از محبوب آید از نعمت و بلا و منع و عطا غنیمت شمرد و نعمت انگارد۔

عاشق من بر لطف و قہر من بچہ

اے عجب من عاشق من این ہر دو خند

بنابر آں این شراب ظہور کہ لم یتغیر طعمہ طعمہ است گفتہ شد و چون در این وقت برہنہ بود کہ الایمان عریان از جامہ اشرف کہ لباس تقوی است کفن بہوشانند پس مردہ اگر مرد بود کہ کفن کہ عبارت از کلمہ شہادتین، و نماز روزہ ہاست و اگر زن بود دو کفن کہ عبارت از حج و صلوٰۃ است بدہند و بر جنازہ رضا نهند پس در صلوٰۃ کہ عبارت از دعا است گویند اللہم اجعل لنا فرطاً یعنی پیشوائی طالبان بعد از ازاں از جائے کہ خمر آورده بودند دفن کنندش یعنی باصل اسم کہ مرئی او بود بہ پیوست کہ کل شئی یرجع الی اصلہ و بعد از سوم روز مردہ صوری بدہوے کند و از مردہ معنوی خوشبوئے اخلاقی حمیدہ بمشام جان خاص و عام برسد و راحت کم آزاری بہمہ کس برسد کہ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ بعد از ازاں کاروائی طالبان از و حاصل می شود کہ اذا تخیرتم می الامور فاستعینوا من اهل القبور عما کر نکلتھائے از شہرستان دل بسیار روئے دادہ بودند لما در میدان تنگ کاغذ نگنجد جائے کہ کس است یک حرف پس است وخیر الکلام ما قل و دل والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب ۴

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله لقد جاءت
رسل ربنا بالحق - اما بعد - نوشته بودند که مراتب فناء و بقا و سائر مقامات مثل قطبیت
و غوثیت و قیومیت و امثال ذلک دوام دارند یا نه؟ و ز قول شیخ عبدالرحیم مکریم علیہ
الرحمہ کہ گفته است مصرع

سندھی حردم حج پڑھن کعبو پس نہ کا پڑی

دوام مفہوم می شود و ز حدیث -

لی مع الله وقت لا یسعی فیہا ملک مقرب ولا نبی مرسل

خلاف آن صادق می آید و جہ توفیق میاں ایں در کلامین چہ باشد؟

مکرما: نزد حضرات ماہر حضور می کہ در قفائے آن غیبت بود از حیز اعتبار ساقط
است اما چون وجہ عدم تضاد ایں دو اقوال موقوف بر مقدمہ است کہ متضمن نشاء ہر
نخن است لا جرم باوجود عدم لیاقت اجابہ للمسؤل بچند حروف جرات نموده می شود
امید کہ بگوش ہوش استماع فرمایند تو کلت علی الله والیہ انیب -

بدانند کہ شہسواران منازل و مراتب سلوک و رہ روان مدارج صعود و عروج چہ اہل

توسط چه اہل انتہاء وصول ہر مقامے از مقامات مربوط بہد جذبات و واردات مقام فوقانی
 اوست و علیٰ هذا القیاس الترقیات الوردات فی مقامات الافعال و الصفات و الذات و
 جمیع المراتب و ہر مقامے سالک را بظن فوقانی تمام می شود آں را حضرات مشائخ کبار را
 مقام آں شخص مقرر کردہ اند و آں مقام فوقانی کہ ہنوز بظن رسیدہ است و باصل آں
 پیوستہ حال آں سالک قرار و اوند و مقام را دوام شرط فرمودہ اند حال را نہ کہ معاملہ
 آں ہنوز وابستہ بظن است، باصل و مقام حصول حال را وصول نیز گویند پس ہر مقام
 کہ باشد علی تفاوت الدرجات بنظر احاد تحماتیاں حال است و بنظر احاد فوقانیاں مقام
 است بنظر احاد اکمالاں کہ بمراحل فوق آں شافستہ اند کاملطروح فی الطریق است و چون
 ذات حق سبحانہ و تعالیٰ و تقدس نہایت ندارد ممکنہ را چہ رسد کہ آں را بانجام رساند اگر
 چہ ہر یکے از واصلان ذات تعالیٰ و تقدس است باندازما استعداد خود و بعنایات حق سبحانہ و
 تعالیٰ جل شانہ الطنیات و بطنیات قطع نمی نمایند اما ہر خاستی کہ باشد بدایع نقص و چند
 گی قسم است کہ او سبحانہ و تعالیٰ از اں منزہ و مبرا است واللہ سبحانہ و تعالیٰ عن ذالک
 علو اکبیر۔ لا جرم حضرت سید الکوین علیہ السلام با وجود کمال محبوبیت در مطالعہ
 غموض اسرار البطن البطون، دائم الفکر و متواصل الحزن موصوف گردید۔ بر سر اصل آئیم
 و گوئیم کہ چون ایں مقدمہ را نیک تأمل فرمودہ اند بداند کہ مراد از مصرع مذکور مقام
 باشد کہ مدام آں را شرط است و از حدیث مراد حال است کہ مناسب مقام حضرت

سید المرسلین علیٰ مصدر رہا الصلوٰۃ است باشد فلا منافات بین الکلامین
 المذكورین۔ یا گوئیم کہ آن حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم را مجرد وصول
 حصول میسر بوده گویا پاک از کمال وحدۃ در یاد آن ہر دو دست می دادند پس استہزاء وقت
 چہ حصول و چہ وصول لازم آنہرور صلی اللہ علیہ وسلم دین و دنیا بوده دریں صورت تو
 اند بود کہ مراد از وقت خاص غوطہ و محویت خاص بوقت خاص کہ حضرت عالم ربانی مجدد
 الف ثانی قدس سرہ تعبیر ازاں بہماز کہ معراج مومن است فرمودہ است چنانچہ ار
 حنی بابل و قرۃ عینی فی الصلوٰۃ مویید ایں معنی است و در سائر اوقات بظاہر
 دباطن موجب حکمت الہی برائے تنور و ہدایت و دعوت متوجہ عالم اسباب بودہ اگر چہ
 اصل معاملہ آن وقت خاص ہر وقت میسر بودہ یا گوئیم کہ اشتراط دوام برائے تسلی
 علامت حصول مربوط بمقامات اشتباہ ظل باصل است مثل افعال و صفات و ذات و
 مقامات رضا و خلعت و مثال ذلک و مقام آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اصل در رنگ
 ظل ازاں دولت سرادر رہا است و برائے فنا و بقا است و وراء و صل و انفصال است و
 ورائے قید و اطلاق است و ورائے کثوف و معارف است و ورائے افعال و صفات
 است و ورائے اسماء و شہونات است و ورائے اعتبارات و ذات است و ورائے رضا و
 خلعت است۔

گر بگوئیم شرح ایں، بعد شود

مکتوب ۵

فضائل و کمالات دستگاہ، نور چشم، راحت روحی میاں پیر محمد حیوازا سوائے محفوظ و بیاد حق محفوظ باشند۔ بعد سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشخون بشوق تمام مکثوف آں کہ احوال او ضاع دعاگویان ایں حدود مستوجب مزید حمد و شکر است و جمیعت و صفا وقفے آں ذات ستودہ فرخندہ صفات ہدام مسئول و مطلوب المرفوع آں کہ شوق مواصلت گرامی از ہر چہ نویسند متراندہ

شرح شوق گہ نویسند اندکے

پیشتر از پیشتر خواہم نوشت

لا جرم مصدع کہ تا حصول ملاقات صوری متواتر بد و کلمہ محتوی اخبار خیر آثار خویش و جمیع خویشتاں متبج و مباحی فرما باشند کہ ازاں مارا هزار شادمانی است۔ والسلام

مکتوب ۶

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد حیوازا عوائق دوران ناہنجار مصئون و مامون باشند۔ آمین ! بعد تقدیم مراتب اسلمہ شوق مشخونہ وادعیہ اجابت مقرونہ مکثوف ضمیر آں کہ خط فرحت نمط کہ از ہر لفظش راسخہ امید بمشام جاں می افزاید در آدان مسرت تواماں عز و رود یافتہ تمام متبج و منبسط ساخت۔ جان

من ! کوائف روتد و ایں جا بدیں نمط کہ از قریہ مسکن احقر سوائے خانہ وڈیرہ خیر انڈ
 وڈیرہ عزت خان انڈ ہمہ مردم انڈ کو چیدہ رفتہ در مکان میل موضع کنبدی (کنڈی)
 جس خانہائے خود راست کردہ نشسته اند و عزم ایں دعا گوئے ہم ہمیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ
 در ہمیں انتقال نموده در موضع مذکور سکونت نماید۔ لا جرم مصدرع کہ در اوقات مر
 جوالا جابت مسنت فرمایند کہ در آں موضع مذکور را مبارک کند و انواع جمعیت دینی و
 دنیوی نصیب حال احقر گردد و ہم معلوم باد کہ ہم عزم می دارم کہ دریں ایام ازیں
 جا کو چیدہ در موضع میل مسکن ساخته باز بشتاب روانہ بصوب لواری شریف گردیدہ
 بشوق زیارت حضرت مرشد السالکین و زبدۃ العارفین حضرت مرشد حقیقی خود
 مشرف شوم دریں باب ہم توجہ دعا فرمایند کہ بجمعیت و فیض و فرحت و سلامت
 از اں سفر بالشر مر اجعت نموده شود و السلام مع الاکرام۔

مکتوب ۷

فضائل و کمالات دستگاہ مستجمع الحسنات، مظہر الکرامات، نور بصر، راحت روحی میاں
 پیر محمد جیو بفیوضات صوری و معنوی محلّی باد۔ بعد اسلمہ مسنونہ شوق مشحونہ و ادعیہ
 فراواں اجابت مقرونہ مکثوف آں کہ احوال و اوضاع فقراء دعاگویان ایں حدود من کل
 الوجہ مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت و صفا و قتی و ترقی درجات و
 حصول حاجات و نیل مرادات صوری و معنوی آں ذات فائز البرکات مدام از در گاہ

محبوب الدعوات مستول و مطلوب المرفوع آں کہ ککوب مرغوب محبت و اخلاص
 اسلوب محتوی سند عالے مطالب دینی و دنیوی مرسول آں نور البصر در اسعد آوان پر
 توست وصول برافروخته رسیده چشمہائے مشاقاں دعاگویان نور آگین ساخت بر سید
 قاصد آور و نامہ از در دوست گشت دیدہ منور ز صورتی نقش و بمطالعہ مشمون
 میمونش بہت بے پایاں و فرحت فراواں برافزودہ جان من ! احقر را از حصول
 مطالب معنوی و صوری دربارہ آں برخوردار غافل ندانند امید کہ تیر دعائے این خاکسار
 بہدف اجابت رسیده او تعالیٰ آں گرامی را مشمول عنایات گرداند و ابواب عطیات
 فراواں مفتوح سازد آمین ثم آمین ! جان من ! ہم الملمات آں کہ لازم در یاد مولیٰ
 تعالیٰ مصروف فرمایند و در ہر نفس و ہر لحظہ چنناں ہذکر حق اشتغال نمایند کہ از ذکر
 ہذکور فروروند۔

در خدا گم شو، وصال این ست میں

گم شدن گم کن، وصال این است میں

و سرمایہ سعادت ابدی و مقصود از غنقت جن وانس آں کہ هیچ لحظہ از خدا غافل نہا
 شد و شب و روز مستغرق لہ و قات در یاد مولیٰ تعالیٰ باشند و سائر مطالب دنیوی طفیلی
 است کہ بطفیل آں بغیر سعی سرانجام خواهند گردید من لہ المولیٰ فلہ الكل شنیدہ
 باشند القلیل بدل علی الکثیر و القطرة یبئن عن البحر اگر در خانہ کس است،

یک حرف بس ست۔۔۔۔ والسلام ثم السلام۔

مکتوب ۸

زبدۃ الخلفاء، خلاصہ اہل صفاء، نور بصر، راحت روحی، فضیلت پناہ محبی میاں فیض
محمد، حیو ہموارہ از با ماتست محفوظ و بپاآتست محفوظ بودہ قرین جمعیت و عافیت باشند
آمین ! بعد از سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ
مکتوب مرغوب محبت و اخلاص اسلوب مرسول گرامی در عین انتظار رسیدہ خاطر فاتر مشتا
قان خورسند ساخت امید صادق کہ ہم برای و تیرہ تا حصول ملاقات صوری بار سال
مکاتیب خیریت اسالیب خورسند فرما باشند کہ ایں معنی موجب از دیاد سلسلہ محبت و
داد تواند بود۔۔۔۔ والسلام مع الاحرام۔

مکتوب ۹

فاضل و کمالات دستگاہ، مصدر الحسنات، مظہر الکرامات، نور بصر میاں پیر محمد حیو
بعد اسلمہ فراواں داد عیہ بیکراں مکشوف آں کہ از شنیدن خبر کلفت اثر ناچاکی و بے
جمعیتی اہل خانہ آں گرامی تردد و وسواس و تکرانی بغایت گردیدہ حق سبحانہ و تعالیٰ بفضل
و کرم خویش شفا عاجل و صحت کامل نصیب شاں گرداناد ! و جمعیت و رفاهیت من
کل الوجود محصل کناد بحر متہ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم الامجاد آمین، آمین، آمین و

السلام مع الاکرام۔

مکرر آں کہ دو تعویذ از آیات شفا نوشته فرستاده شد، امید کہ دوبار بآب تازه شسته بنوشانند۔ امید کہ شفائے کامل نصیب شاں گردد۔ آمین، آمین!

مکتوب ۱۰

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی، قرۃ العیونی، میاں پیر محمد حیو
مدام قرین جمعیت بودہ بیاد حق مشغول باشند آمین! بعد التماس تحفہ تسلیمات شوق
آیات واحدائے هدایائے دعوات اجابت سمات مکشوف آں کہ حالات ایں حدود
بفضل رب المعبود من جمیع الوجہ مقرون بخیر و خویہا است و جمعیت و تنومندی آں
نور چشمی در جمیع الاوقات مدعو و مستول المرفوع آں کہ انشاء اللہ تعالیٰ فرداروز شنبہ
تایک شنبہ ازیں جا کو چیدہ خواہد شد لاجرم در اوقات مرخوالا اجابت در در گاہ ایزد
متعال مسلت نمایند کہ حق تعالیٰ آں موضع میل مسکن مبارک گرداند و استقامت بر
جاده شریعت نصیب گردد و تا حصول دولت مواصلت بترسیل تا مجبات مشعر حالات
خیریت آیات آں گرامی مستح و طراوت بخش وفا باشند کہ ازاں جمعیت روحانی و قلبی و
قلبی تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۱۱

فضائل و کمالات و سنگاه، حقائق و معارف آگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیوازا سوائے محفوظ و بیاد حق محفوظ باشند۔ بعد سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشحون بشوق تمام مکتوف ضمیر راحت تصویر آں کہ مکتوب مرغوب اخلاص و تودد اسلوب محتوی حقائق خیر دقایق در اسعد از منہ در عین انتظار رسیدہ خاطر فاطر مشتاقان مسرور و منتہی ساخت و بمطالعہ مضمون میمونش فرحت بر فرحت افزود امید کہ ہم برای و تیرہ تا حصول ملاقات صوری بار سال مکاتیب خیریت اسالیب خور سندی فرما باشند کہ ایں معنی موجب اطمینان خاطر فاطر دور افتادگان تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام مع الاحرام

مکتوب ۱۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیوازا حوادث دوراں ناہموار محفوظ بودہ بیاد حق محفوظ باشند۔ آمین! بعد تقدیم مراتب اسلمہ شوق مشحونہ و ادعیه اجابت مقرونہ مکتوف آں کہ احوال و اوضاع دعاگویان ایں حدود مستوجب مزید حمد و شکر ست و جمعیت و صفا و قتی آں ذات ستودہ صفات بدام مدعو و مسئول المرفوع آں کہ مکتوب مرغوب، اخلاص اسلوب محتوی اخبار خیر دقایق آں گرامی در اسعد از منہ رسیدہ فرحت بر فرحت افزودہ

رسید قاصد، آورد نامہ از در دوست

گشت دیدہ مؤثر ز صورتی رقمش

امید کہ تا حصول دولت دیدار فرحت آثار ہم بر این و تیرہ بار سال احوال خیر نال
خویش خورسند و فاباشند کہ این معنی باعث ازدیاد سلسلہ اتحاد تواند بود۔۔۔ والسلام مع
الاکرام۔

مکتوب ۱۳

فضائل و کمالات دستگاہ، مصدر الحسنات، مظہر الکرامات، نور بصر، راحت روحی
میاں پیر محمد جیو از عوالت زمان ناسازگار در کہف حمایت حافظ حقیقی جل سلطانہ محفوظ
و مامون بودہ مشمول فیوضات سبحانی بودہ باشند۔ آمین! بعد نوافل تسلیمات شوق آیات و
روا حل دعوات اجابت سمات مکتوف آن کہ احوال و اوضاع فقرا۔ این حدود من کل
الوجہ مستوجب مزید حمد و شکرست و جمعیت و عافیت و ترقی درجات و حصول حاجات
صوری و معنوی آن ذات فائز البرکات از در گاہ قاضی الحاجات مسئول و مطلوب
المرفوع آن کہ مکتوب مرغوب تود و اخلاص اسلوب مرسول آن ذات سامی رسیدہ پر
توی و صول برا فروختہ مستج و منبسط ساخت۔ چون مشتمل بر جمعیت و عافیت آن ذات
ستودہ صفات و نور بصر نو بادہ بوستان ہدایت میاں صدر الدین احمد محرک از یاد حمد و شکر
گردید امید کہ آئینہ ہم بر این و تیرہ بار سال مکاتیب خیریت اسالیب خویش مع جمیع

توابع و لواحق نور سند فرما باشند کہ ہر آئینہ این معنی موجب اطمینان خاطر فاتر دعا گویان
تواند بود۔۔۔۔ والسلام ثم السلام

گرچه دو رم بیاد تو قدح می نو شتم
بعد منزل نبود در سفر روحانی

مکتوب ۱۴

فضائل و کمالات و سنگاه، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعد اسلمہ شوق
مشخونہ و ادعیه اجابت مقرونہ مکشوف آں کہ احوال و اوضاع فقراء دعا گویان ایں حدود
من کل الوجوه مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت آں گرامی مدام
مطلوب المرفوع آں کہ مدت است کہ از آں جناب هیچ خبر سے نہ سیدہ لاجرم نگرانی
است۔ امید کہ تا حصول دولت موصلت احوال خیر فال خویش بصجابت هیچ صادر و وار
در حمت فرمایند کہ ایں معنی باعث تسکین خاطر فاتر مشتاقان تواند بود۔۔۔۔ والسلام مع
الاکرام۔

می خواستم کہ شرح شوق و حکایات مذکورہ را بمطولے بفرارم۔ اما بسبب ضعف و نا
توانی کہ از عارضہ تیجا عارض بود نتوانستم لهذا بدیں چند کلمہ اکتفا نموده شد۔۔۔۔ و
الباقی عند التلاقی۔

مکتوب ۱۵

فضائل و کمالات دستگاه، حقائق و معارف آگاه، نور البصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعد از تقدیم مراتب تسلیمات بے نغایات مشخود خاطر گرامی باد چون مجاری حالات ایں حدود بکرم ایزد متعال مستوجب حمد و شکرست و خیریت و جمعیت ایشان مدام مطلوب ماحو المرام آں کہ مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر خبر یافتن ایں جانب مرحمت فرموده بودند رسید باعث جمعیت خاطر گردید نور بصر من ! الحال اللہ تعالیٰ بفضل عیم خویش و یمن برکت دعا فقرائے باب اللہ شفا کامل حاصل گردیده است و اثر تپ بالکلیہ منفع گردیده است از ایں معنی خاطر خود مطمئن دارند و تشریف آوری بایں صوب از سبب ضعفی خویش ہرگز ہرگز روانداشتہ بخاطر جمع در وظائف دعا گوئے در مکان خویش مشغول باشند از شنید خبر و لاحق شدن اثر سے تپ و اطلاق شکم آں بر خوردار تمام و سواس و تردد است امید کہ اللہ تعالیٰ ایشان را شفا کامل عاجل نصیب خواہد کرد۔ زیادہ والسلام علیکم۔۔۔۔۔ و آمدن ایں جانب در مسجد از سبب ضعف و ناتوانی نبود دیگر بالکلیہ خیریت و از جمیع محرکہ خورد و کلاں اسلمہ مسنونہ معروض باد!

مکتوب ۱۶

در خدمت سراسر سعادت، فضائل و کمالات دستگاه، نور بصر، راحت روحی، میاں

پیر محمد جیو سلمہ ربہ بغداد سلمہ وافیہ شوق مشحونہ وادعیہ زکیہ اجابت مقرونہ مکشوف
 ہمیر فیض تصویر آں کہ احوال و اوضاع فقرائے دعاگویان ایں حدود من کل الوجہ
 مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و صفا دقتی آں ذات سنوہ صفات مستجمع
 الحسنات از در گاہ مجیب الدعوات مدعو و مسئلہ انہ قریب مجیب المرفوع آں کہ
 مکتوب مرغوب شوق و اخلاص اسلوب مرسول گرامی پے در پے رسید و مطالعہ مضمون
 میمونش قرۃ العیون حاصل گردید

رسید قاصد آور د نامہ از در دوست
 کہ گشت دیدہ منور ز صورت رشمس۔۔۔

امید داشت کہ تا حصول دولت مواصلت ہم بریں و تیرہ بار سال مکاتیب خیریت
 اسالیب مستج و سرور وفا باشند کہ ایں معنی باعث اطمینان خاطر فاتر مشتاقاں تواند
 بود۔۔۔ والسلام مع الاکرام۔

مکرر آں کہ ایں ہیچداں و فرزند محمد صالح را در اوقات صالحات بدعوات صالحات
 یاد فرما باشند امید کہ در باب رزق و روزی ہیچ غلم و وسوسہ در خاطر نیارند انشاء اللہ تعالی
 بتدریج مترقی خواهد شد۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۱

برادر مہربان، عزیز از جان میاں ملا محمد احسن و ملا محمد عارف جیو مدام محفوظ و

ماہون باشند بعد از سلام سنت اسلام مشخون بشوق تمام مکثوف آں کہ آنچہ نوشتہ بودند کہ معلوم نیست کہ در کار نسبت شادی ما راضی هستند یا نہ؟ برادر من! این چہ حکایت است۔ فضیلت پناہ بر خوردار میاں پیر محمد جان ماست و نور چشم ماست۔ بر خوردار میاں پیر محمد را از فرزندم محمد صالح بالا تر و زیادہ تر دوست می دارم۔ آں چہ نسبت شادی بہ بر خوردارم پیر محمد نمودند آں ہمہ احسان و منت برای فقیر نمودند و در آمد میان مایان شب و روز ازیں معنی شادی و خواری است۔ حق سبحانہ و تعالیٰ آں برادر را میاں پیر محمد را این قدر تعظیم دادند۔ دریں زمانہ اخیر کسے نیست کہ مسکیناں را دوست وارد، ہمہ مردم بر فلوس می میرند، زہے سعادت است کہ شما بطرف دنیا ہیچ ندیدہ، نام خدا را پیش نمودہ۔۔۔۔۔ جز اکم اللہ خیرا۔ والسلام مع الاحرام۔

مکرر آں کہ آں چہ زمین شما کہ در مکان میل می باشد قدرے ازاں سید میر محمد بقا شاہ آباد کردہ است و قدرے ازاں مردم معارفجہ کوریچہ آباد ساختہ اند و بعضے مردم در اں زمین شما دعوی ملکیت می کنند، لاجرم لازم کہ کسے از شما آمدہ آں زمین خود را خلاص کردہ برود۔۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۱۸

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیواز حوادث دوران مصون بودہ مدام بیاد مولیٰ تعالیٰ محفوظ باشند آمین! بعد اسلمہ فراواں و ادعیہ بیکراں

مکتوف آں کہ خط فرحت نمط مرسل آں گرامی رسید باعث دعاگوئی گردید۔ او تعالیٰ
 جل شانہ فرزند صالح معمر روزی گرداناد ! و امید کہ براسے ناپاکی ہل خانہ قدرے
 پوست حلیلہ کلاں و پست بلیدہ و آملہ ہرہ ساوی کوفتہ تختہ و مساوی ہمہ شککہ یاد
 کردہ ہر روز بعد خوردن طعام یک کف ازاں بخورند امید کہ تندرستی خواہد بود و احقر را
 دعاگوئی صمیمی تصویریدہ برام نویسان حالات باشند کہ باعث اطمینان تواند بود۔۔۔۔۔
 والسلام والا کرام

مکرر آں کہ در حویلی احقر ہمہ مردم عارضہ تبی می شود، دعا فرمایند کہ ہمہ وجوہ
 عافیت و تندرستی شود۔

مکرر آں کہ بلیہ زبدۃ الاقران میاں متل آمدہ است کہ مرض سرفہ خشک
 عارض ست چوں از دواھا منتفع نہ شدہ پس براسے دعا خواستن میاں شہاب الدین و فتوہ
 فیض محمد داحلیہ میاں جیل را ہموارہ کردہ سوم روز است کہ دریں جا است دعائے
 تھدی نمایند کہ اوشاں را ہم حق تعالیٰ شفا کامل نصیب گردانید۔۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۱۹

فضائل و کمالات دستگاہ نور بصر، راحت روئی میاں پیر محمد جیوازا سوائے محفوظہ
 و بیاد مولیٰ تعالیٰ محفوظہ باشند آمین ! بعد سلام مشخون بشوق تمام مکتوف آں کہ
 حالات این حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکر است و عافیت و جمعیت و

ترقی درجات و صفا و قتی آں ذات ستودہ صفات مدام مطلوب المرفوع آں کہ برائے
رسیدن احوال و اوضاع و اخبار خیر فال آں جناب روز بروز انتظار و نگرانی ست لاجرم
مصدع کہ تبریل و ترقیم احوال خیر فال خویش بصحابت کسے صادر و وارد مرحمت فرما
باشند کہ ہر آئینہ این معنی باعث طمانیت خاطر فاتر دعاگویان تواند بود۔ والسلام
والاکرام

مکتوب ۲۰

فضائل و فواصل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بیاست محفوظ و
از ناباست محفوظ بودہ مدام بیاد حق تعالی مشغول باشند۔ آمین ! بعد تقدیم مراتب
اسلمہ شوق مشغونہ و تاسیس قواعد ادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف ضمیر فیض تصویر آں
کہ احوال و اوضاع دعاگویان این حدود من کل الوجہ مستوجب مزید حمد و شکرست و
جمعیت و عافیت و صفا و قتی و ترقی درجات آں ذات گرامی مدعو و مستول المرفوع آں
کہ از شنیدن خبر کلفت اثر عارضہ تپ بہ نسبت سانی و سائر مردم اہل تویلی جمیع
مردم خورد و کلان و سواس و تردد و اضطراب تمام گردید حق سبحانہ و تعالی شفا عاجل و
جمعیت کامل نصیب حال گرداناد بحر متہ النبی و آکہ الامجاد۔ جان من ! تا وصول اخبار
صحت و عافیت آں گرامی ہمہ مردم اقربا بہ این حدود را انتظار و نگرانی بداں صوب می
باشد۔ لاجرم لازم کہ بدست کسے صادر و وارد خبر خیر و عافیت آں جناب ارسال فرما

باشند کہ ہر آئینہ این معنی باعث اطمینان قلب و سرور تواند بود۔۔۔ والسلام
مکرر آن کہ دیر و ز شب شبہ در خانہ میاں عبدالستار فرزند تولد شدہ است و دعا
کنند کہ آن راقی تعالی در از عمر دارد۔

مکرر آن کہ بعضی مردم اہل حویلی را عارضہ تپ عارض است دعا فرمایند کہ شفا
عاجل شود و از نیاز مند دعا گوئی بر خوردار محمد صالح استدعا اولاً والسلام۔ ثانیاً معروض
باد!

مکتوب ۲۱

در خدمت سراسر سعادت، مجموعہ خویہائے بیکراں، مصدر الحسنات، منظر
الکرامات، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوی محفوظ و بیاد حق محفوظ
باشند۔ آمین! بعد سلام خیر الکلام سنت حضرت سید الانام مشحون بشوق تمام مکثوف
آن کہ مکتوب مرغوب تودو و محبت اسلوب مرسل گرامی در اسعد از منہ رسیدہ
پر توست وصول برافروختہ بمجد و وصول صحیفہ کریمہ فرحت بر فرحت افزودہ دعاگویان
مشتاقان نور آگین گردید۔

رسید قاصد آورد نامہ از در دوست

کہ گشت دیدہ منور ز صورت رخس

آن چہ حدیث شوق و شغف محبت کہ نوشتہ بودند حق سبحانہ و تعالی نائزہ این

محبت و شوق را روز بروز مشتعل و مضاعف گرداند که فنا هستی موهوم و محدود
تجلیات صفات و ذات بدون استیلا محبت هیچ گونه متصور نہ

در عشق باش مست کہ عشق ست ہرچہ هست

بے کار و بار عشق دریں دار کار نیست

تسبیح شیخ گرچہ بے غلغلہ نمود

جز آہ رند مست حجب نور یار نیست

جان من ! اگرچہ صحبت و ہم نشینی با فقراء کبریت احمر و کیمیائے اعظم است،

خوش گفت آن کہ گفت ۛ

مصلحت دید من آن ست کہ یاراں ہمہ کار

ہگذارند و سر طرہ یارے گیرند

الالازم کہ حصول دولت مواصلت معنوی از کشاکش جذبات محبت در اشتغال

بکن تعالی بہ چیزے دیگر مجوز نباشند کہ او پس وار غائبانہ مشمول ترقی درجات و قوا تر

ورود واردات سبحانی باشند و تا حصول دولت ملاقات صوری، ہم بریں و تیرہ بار سال

مکاتیب خیریت اسالیب خورسند فرما باشند کہ ایں معنی باعث از دیاد محبت و وداد تواند

بود۔۔۔ والسلام از جمیع اقربا و حضار مجلس سلام بشوق بموصول باد۔ از قلت کاغذ

تفصیل اسمی نموده نہ شد آگاہ باد !

مکتوب ۲۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو سلمہ ربہ بعد سلام
مشخون بشوق تمام مکثوف آں کہ انجام کار شادی بر خوردار محمد صالح بنار تیغ بیست و
ہفتم شہر حال شب سہ شنبہ مقرر است امید کہ مہربانی کردہ بہ تاریخ مذکور مع قبائل
آمدہ شریک شادی شوند و فقراء آں جائے را کہ وابستگان ایں دعا گو است ہمراہ آرند۔

مکتوب ۲۳

فضائل دستگاہ نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعد سلام مشخون بشوق تمام
مکثوف آں کہ احوال و اوضاع مردم ایں جا ہمہ بخیر و عافیت است انشاء اللہ تعالیٰ پس
فردا روز دو شنبہ برائے تعزیت معذور الرحمہ میاں وڈیرہ محمد جیو روانہ آں صوب
خواہیم گردید۔ محبی میاں وڈیرہ شاہ محمد و عزیزان اور اہم ایں معنی اعلام نمایند
والسلام

دیگر آں کہ از ناگاہ شنیدن خبر کلفت اثر مرضیہ اہل خانہ آں گرمی ہمہ مردم ایں
جائے را حتام و سواس و اندوہ گردیدہ پس بعد شنیدن خبر صحت و شفا آں ہا ہزاران حمد و

شکر خدائے خواندہ شد امید کہ محفوظ باشند۔

مکتوب ۲۴

فضائل دستگاہ نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو از موائے محفوظ دیباد حق
مخطوط باشند آمین! بعد سلام سنت اسلام مشخون بشوق تمام مکثوف آں کہ بعد مضمی
ماہ مبارک رمضان عزم زیارت مرشد السالکین قطب الاقطاب حضرت مرشد جیو
قدس سرہ کہ در لواری شریف است بالجزم است، دعا کنند کہ بخیریت سفر کہ
بزیارت مزار مبارک فاتر گردیدہ بسلامت مراجعت نموده شود۔۔۔۔۔ والسلام

مکتوب ۲۵

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو سلمہ ربہ، بعد سلمہ فراوان
وادعیہ بیکراں مکثوف آں کہ احوال و اوضاع فقرائے دعاگویان این حدود مع جمع
توانع و لواحق مستوجب محامد لا تعداد ولا تخصی است و خیر جمعیت و عافیت و صفا و قنی
آں ذات ستودہ صفات مستجمع الحسنات شب و روز مستول و مطلوب المرفوع آں کہ
بشب و روز برائے انتخاب احوال و اوضاع آں ذات سامی بدان صوب نگرانی سنت لاجرم
مصدع آں کہ تا حصول دولت مواصلت صوری بار سال حقائق خیر و فائق خویش مع
جمع توانع و لواحق و بار سال خبر خیریت و خوشحالی نو بادہ بوستان ہدایت نور بصر معمر

میاں صدر الدین جیو طول اللہ عمرہ و عافہ من جمیع العاجات والآفات مسرور و منتج وفا
باشند۔۔۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۲۶

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد حم قرین جمعیت بودہ بیاد حق
مشغول باد آمین! بعد تقدیم مراتب تسلیم و تعظیم و تکریم مکشوف آں کہ چشم انتظار
بدام بدار صوب نگران است لازم کہ تا حصول دولت مواصلت بد و کلمہ محتوی
حقائق خیرد قائق پے در پے مرحمت فرما باشند کہ ایں معنی باعث اطمینان خاطر فاتر
مشاقان تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۲۷

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر میاں پیر محمد جیو از ماسوی محفوظ و بیاد حق محفوظ
باشند بعد اسلمہ مسنونہ لاتعد ولا تحصی مکشوف آں کہ محیی نور چشمی میاں عبد الجلیل
برائے تفحص و جستجوئے مادہ گاہ خود در خدمت می رسد امید کہ بامشار الیہ رفاقت
کما حقہ نمایند، اگر از جائے پیدا شود بہر حکمت گیرایندہ حوالہ او نمایند۔ والسلام

مکتوب ۲۸

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد بحلیہ فیوضات صوری

و معنوی محلی باد! بعد اسلمہ شوق مشحونہ و ادعیہ صالحہ اجابت مقرون مکشوف آں کہ
 مجاری حالات ایں دعاگویان موجب مزید حمد و شکر و جمعیت و عافیت و صفا و قتی و ترقی
 درجات و نیل مقاصد صوری و معنوی آں ذات فائز البرکات بدام مطلوب المرفوع
 آں کہ احبا کہ ایں احقر را دعا گوئے صمیمی تصویریدہ دربارہ ایں مسکین بے تسکین در
 اوقات مرجو الاجابات بدعوات صالحات در درگاہ مجیب الدعوات مستلت فرما باشند کہ
 نہر آئینہ ایں معنی باعث افتخار تواند بود۔۔۔۔۔ والسلام ثم السلام

مکرر فضائل دستگاہ برخوردار میاں محمد صالح و میاں عبدالحکیم بر کار شادی
 سیادت پناہ میاں سید نظر علی رخصت گرفته بودند آنهارا دہم روز است کہ نیامده اند،
 دربارہ ایشان ہم دعا کنند کہ بخیریت بیانید۔۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۲۹

نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعافیت باشند بعد اسلمہ فراواں آں کہ بعد
 شنیدن خبر کلفت اثر اہلیہ آں گرمی حمہ مردم حویلی مایاں را اندوہ و افوس و تحسرو
 نگرانی بغایت ست لہذا آدمی براسے خبر خوشحالی و شفا کامل فرستادہ شد امید کہ خبر
 خوشحالی و شفا عاجل و کامل بیارد آمین یا رب العالمین۔۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۳۰

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیوازا سوائے محفوظ و
بیاد حق محفوظ باشند بعد سلام خیر الکلام مشخون بشوق تمام مکثوف آں کہ احوال این
حدود من کل الوجوه مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت و صفای قتی آں
گرامی مدام مطلوب المنزوع آں کہ امید کہ تا حصول دولت موصلیت صوری بد و
کلمہ مخبر خیر و عافیت آں جناب سرور و متبجج فرما باشند کہ ہر آئینہ باعث اطمینان خاطر
فاتر خواہد بود۔۔۔ والسلام ثم السلام۔

مکتوب ۳۱

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو سلمہ ربہ بعد سلمہ
شوق مشخونہ مکثوف آں کہ مکتوب مرغوب محتوی استخبار روتداد این حدود مرسل
آں گرامی رسید۔ جان من! روتداد این جاسے بریں منوال کہ سیادت پناہ شاہ صاحب
میاں سید علی اکبر عارب نام مردے نزد خود طلبیدہ اورا ہمراہ ساختہ با قبائل عزم
کوچیدہ رفتن در اندرون جبال می کرد پس پروانہ بنام سید مذکور بایں مضمون آمد کہ
"گھر مل وکیل یک لک روپیہ وزیر را رشوت دادہ، اورا ہمراہ ساختہ بادشاہ مذظلہ، را
ہیست و چھار لک روپیہ دادنی نمودہ اورا از آمدن بر سندھ موقوف نمودند و شمار خانہ خود

نشست باشند کوچیدن موقوف سازند و نصف ازاں جملہ مبلغ دریں سال جائز و مقرر کردند و نصف دیگر در سال آئندہ " این است مضمون پروانہ کہ بنام شاہ صاحب سید علی اکبر نوشتہ بودند و ہم بتاریخ سوم ایں ماہ در ایں جا ہیبت بنوعی بود کہ پھر ہمارہ خاں سلطان نام کہ بٹائی دار ایں دیہات بود شباشب بٹائی گزارشتہ رفتند و کاردار او ہم خرمن ہا بٹائی دار گزارشتہ اند۔ بعد سہ روز چون از حیدر آباد ایں خبر خیریت شنیدہ اند پس بٹائی دار ہم باز آمدہ با جمعیت بٹائی می کنند کاردار ہم باز آمدہ بر خرمن ہا نشستہ اند آگاہ باد۔ امید کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بمحض فضل عظیم خویش عاقبت خبر خوبی خواہد کرد آمین ثم آمین ثم آمین۔

مکتوب ۳۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور چشم، راحت روحی میاں پیر محمد حیوازا سونی محفوظ و بیاد حق محفوظ باشند۔ بعد سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشحون بشوق تمام مکتوف آں کہ مکتوب مرغوب بدیع الاسلوب کہ نکات و دقائق آہی چون عکس انجم در آب زلال بود پر توی ورود انداختہ نشاط افزا مسرت سرائے خاطر گردید و بمضمون میمون مشحونش دماغ جان و جنان محط و مملو گردید امید کہ تا حصول دولت مواصلت صوری ہم بریں و تیرہ بار سال خیر دقائق سرور و متعج فرما باشند۔ جان من! نسخہ شرح ملا جانی کہ نزد احقر است پنج شخص کافیہ خواناں بر آں مطالعہ می کنند اگر از آنہا کشیدہ فر

ستادہ می شود تمام رنج می شوند و نسخہ شرح ملا کہ نزد حاجی مراد است آں را ہم جائے دیگر
 بردند لاجرم نفر ستادہ پس دیگر نسخہ شرح ملا نزد محبی میاں محمد ابوالحسن کہ در آں حدود می
 باشند امید کہ اورا ازیں جانب پیغام رسانیدہ از مذکور بگیرند۔ اگر فرضاً نہ دہد پس اعلام
 کند کہ بالمشافہ ازو گرفته شود۔۔۔۔ والسلام

جان من ! در خانہ احقر در ماہ شوال عاجزہ یعنی صبیہ زائیدہ است و در خانہ میاں امام
 الدین و در خانہ میاں عبدالحکیم فرزند زائیدہ ست و نام او میاں محمد علی خواوند۔ آگاہ باد۔

مکتوب ۳۳

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد حیوازا سوائے محفوظ و بیاد حق
 محفوظ باشند۔ آمین ! بعد اسلمہ شوق مشحونہ مکثوف آں کہ مکتوب مرغوب محتوی
 فروخت جمیع غلہ گندم بوساطت وڈیرہ شاہ محمد برمیعاد فصل ربیع در خرمن ہادر اسعد
 از منہ رسید باعث رضامندی گردید ہمہ خوب کردند، جز اکم اللہ خیر اوالسلام۔

مکتوب ۳۴

در خدمت صداقت و شرافت پناہ بعد اسلمہ مسنون و ادعیہ شوق مشحون مشحود
 خاطر گرانی باد چوں محبی مشفق کیر بہ نام از براسے خریدن قدرے غلہ باں طرف می
 آید لہذا مصدع کہ مہربانی نمودہ غلہ مذکور با کفایت و پیمانہ پورہ خرید کنائیدہ حوالش

نمائید و از اجاره و غیره تکالیف باو شان رفاقت نموده معاف کنائیده بدهند که شکر گزار
بوده باشند۔۔۔۔۔

مکتوب ۳۵

فضائل و کمالات دستگاه، نور بصر، راحت روحی پیاپی پیر محمد از ماسوای محفوظ و بیاد حق
محفوظ باشند بعد تقدیم مراتب اسلمه شوق مشحونه و ادعیه اجابت مقرونه مکثوف آن که
مکتوب مرغوب اتحاد و اخلاص اسلوب در اسعد از من رسیده خاطر فاتر مشتاقان مطمئن
ساخت و بمطالع مضمون میموش مسرت و طراوت تمام رو نداده لئذ الحمد که در هر طرف
خیریت با است و امید واثق که آینده نیز هم بریں و تیره بار سال مکاتیب خیریت
اسالیب نورسند فرما باشند که ازاں مارا هزاران شادمانی ست

همه شب در این امیدم که نیم صبح گاهی
پیام آشنایان بنوازد آشنا را

جهنجا ڈیج چهار منهنجا ونجی ماڑی

گرچه دوریم زیادت قدح بی نوشیم
بعد منزل نبود در سفر روحانی

السلام علیکم طبعتم و الله معکم اینما کنتم۔۔۔ از حاضران قوت میاں اسمعیل
و مثل و عبداً الحکیم و بر خورد از محمد صالح و جمیع جماعت سلام باشوق تمام موصول باد!

مکتوب ۳۶

زبدۃ الاقران، مفتخر الاخوان، مصدر الحسنت، نور بصر، راحت روحی میاں مثل
 حیوا از حوادث دوران نامہوارہ کہف حمایت حافظ حقیقی جل سلطانہ مامون مصنون بودہ
 بیاد مولیٰ تعالیٰ محفوظ باشند آمین! بعد اسلمہ سنیہ و تحیہ زاکیہ شوق مشحونہ و ادعیہ
 مرضیہ اجابت مقرونہ مکشوف آنکہ آرندہ نام محب قدیم جہتہ فقر و فکریہ زبد و کلمہ
 سفارش بنام آل گرامی مستدعی گردیدہ لاجرم مصدرع کہ نام بردہ در کاروبار دنیوی
 بہر حال بخود سپردہ دانند کہ در سایہ شفقت و مرحمت آل ذات ستودہ صفات آسودہ حال
 و فارغ البال بود در کار پیشہ خود مشغول بودہ شکر گزار و ثنا خواں بود کہ ہر آئینہ ایں معنی
 موجب اجر عظیم و ثواب جزیل تواند بود، زیادہ بجز و قلائف دعا گوئی **رفت۔۔۔۔**
 والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ۳۷

صداقت و شرافت دستگاہ زبدۃ الاقران و ڈیرہ شاہ محمد بعد از سلام سنت اسلام
 مشہود آں کہ محبی خادم فقیر برائے خریدن قدرے برنج خود تاں طرف می آید لہذا
 مصدرع کہ مہربانی نمودہ برنج مذکور با کفایت و پیمانہ پنختہ خرید کثائیدہ حوالہ فقیر مذکور
 نمایند کہ ازیں معنی شکر گزار بودہ باشد، زیادہ چہ تصدیق دہد حق تعالی۔

مکتوب ۳۸

ذات نجستہ صفات، منبع فیوضات، مجموعہ محاسن اخلاص میاں پیر محمد جیو ہمیشہ
 ماتحب و ترضی موفق داشتہ کامیاب دارین دارد، بعد تحیہ مسنون بشوق مشخون آں کہ
 عنایت نامہ گرامی متضمن تبلیغ تحفہ تسلیمات از طرف فضائل و کمالات دستگاہ حقائق و
 معارف آگاہ زبدۂ احباء فی اللہ مولوی صاحب جیو بود رسید ترقب کہ از روبے
 توجهات ہر وقت کہ اتفاق تحریر ہداں جانب واقع گردد ازیں جانب نیز ہم ہدیہ سلام
 بشوق تمام و تحفہ دعوات مرقوم فرمایند۔۔۔۔۔ والسلام علیکم ورحمتہ اللہ و

برکاتہ۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

پرنسپل گورنمنٹ کالج

سکرند (ضلع نواب شاہ، سندھ)

۱۹۷۸ء



کتوبات شریف

فقیر العصر حضرت قاضی احمد دہلوی نقشبندی مجددی مدظلہ العالی



مرتبہ : پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد



ناشر : ادارہ معارف مجدد الف ثانی کراچی

دارالعلوم اہلحدیث نعیمیہ، ہلیہ، کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان، فون نمبر ۳۹۹۹۰

© ۱۹۹۹

